عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۵ | ۲۴تا۳۰/محرم۱۴۲۷ھ مطابق ۲۳تا۲۸/فروری ۲۰۰۶ء | شمارہ: ۸

بدعملیوں کی سزا

اسلام آخری پناہ گاہ

مرزا قادیانی کی جھوٹی پیشن گوئی

جنت میں باغ لگائیے

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

Email: editorkn@yahoo.com

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

س:......ایک شخص جس کا سارا خاندان قادیانی ہے اور اس کے بارے میں بھی مشہور ہے' بلکہ شہرت حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہے کہ یہ بھی قادیانی ہے' لیکن وہ لوگوں کی نفرت وحقارت سے بچنے کے لئے تقیہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ اپنے خاندان والوں کے ساتھ اس کا میل وملاپ معمول کے مطابق ہے' اسے کئی بار کہا گیا کہ اگر تو مسلمان ہے اور واقعی قادیانی نہیں ہے تو کسی رسالے کے ذریعہ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کے مسلک سے اپنی برأت کا اور اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرو' لیکن اس نے آج تک ایسا نہیں کیا۔ اس کے قادیانی ہونے کا ایک تازہ ثبوت یہ بھی ہے کہ اس نے چند ماہ قبل اپنی لڑکی کی شادی کی ہے اور نکاح نامے میں شادی کے گواہ جو ہیں' وہ قادیانی لعین ہیں' جبکہ لڑکے کے بارے میں تاحال تحقیق نہیں ہوسکی کہ وہ قادیانی ہے یا مسلمان؟ اب جواب طلب ایک مسئلہ یہ ہے کہ ہم اسے قادیانی سمجھیں؟ (جیسا کہ ہم یقیناً سمجھتے ہیں) یا مسلمان سمجھیں؟ (جیسا کہ وہ کہتا ہے)۔

دوسرا جواب طلب مسئلہ یہ ہے کہ اگر وہ ہمارے اصرار پر قادیانیت سے برأت کا اعلان کرنے کے لئے تیار ہوجائے تو کون سی عبارت سے اس سے اعلان کرایا جائے؟

۲:......اہل محلہ کو معلوم ہوا کہ فلاں مسجد کا امام صاحب مذکورہ قادیانی کی بیٹی کا نکاح پڑھنے کے لئے تیار ہے' تو لوگوں نے واویلا کیا' تو امام صاحب نے کہا کہ ٹھیک ہے میں نکاح نہیں پڑھوں گا' لیکن عین ٹائم پر امام صاحب چلے گئے اور نکاح پڑھادیا' نامعلوم قادیانیوں نے کوئی دھمکی دی یا لالچ دیا' جب لوگوں نے پوچھا کہ امام صاحب! آپ نے نکاح کیوں پڑھایا؟ تو امام مسجد صاحب اس قادیانی کی طرفداری کرنے لگا کہ جب وہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں تو تم اسے مسلمان کیوں نہیں سمجھتے؟ بہرحال اب صورت حال یہ ہے کہ بہت سے لوگ مسجد کے امام صاحب کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے انکاری ہیں' اب آپ وضاحت فرمادیں کہ اس امام صاحب سے کیا سلوک کیا جائے؟ اس کی اقتداء میں نماز پڑھی جائے یا نہ پڑھی جائے؟

ج:......اگر کوئی قادیانی خاندان کا شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے' تو قادیانیوں کی زندقہ کی تاریخ اور ان کی عیاری کی تاریخ کی رو سے محض اس کے اس اقرار سے اسے مسلمان کہنا مشکل ہے۔ پھر اپنی بیٹی کے نکاح میں قادیانی گواہوں کا اندراج اس کا واضح ثبوت ہے کہ وہ قادیانیوں سے نہ صرف یہ کہ نفرت نہیں کرتا' بلکہ ان کو مسلمان جانتا ہے' کیونکہ مسلمان کے نکاح کے لئے مسلمان گواہ ہونا شرط ہے۔ اس لئے اگر وہ شخص اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے' تو قادیانیت سے برأت کا اعلان کرے' قادیانیت سے برأت نامہ پُر کرے' اسے قومی اخبارات اور دینی رسائل میں شائع کرائے اور آئندہ قادیانی رشتہ داروں سے میل جول ختم کردے' اگر وہ ایسا کرے تو اسے مسلمان سمجھا جائے' ورنہ اسے قادیانی باور کیا جائے۔

۲:......قادیانی لڑکی کا نکاح پڑھنے والا اگر اس کو مسلمان سمجھ کر اس کا نکاح پڑھتا ہے' تو نکاح پڑھنے والا اور نکاح میں شریک ہونے والا بھی ایمان سے فارغ ہے' اس کو تجدید ایمان ونکاح کی ضرورت ہے۔ اسی طرح جو شخص قادیانیوں کی طرف داری کرتا ہے' اس کا معاملہ بھی مخدوش ہے۔ اگر امام صاحب کے پاس اس شخص کے ایمان یا اس کے مسلمان ہونے کے شواہد ہیں' تو پیش کرے' ورنہ وہ امامت کے منصب کا اہل نہیں۔

بقلم مولانا سعید احمد جلال پوری

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد: ۲۵ شمارہ: ۸ ۲۳ تا ۳۰/محرم الحرام ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۳ تا ۲۸/فروری ۲۰۰۶ء

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت مفتی محمد جمیل خانؒ

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اکرم طوفانی
مدیر: مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت

○ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ صاحبزادہ طارق محمود
○ مولانا سعید احمد جلالپوری ○ مولانا بشیر احمد
○ علامہ احمد میاں حمادی ○ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
○ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد ○ مولانا قاضی احسان احمد

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ڈیزائن و تزئین: محمد ارشد خرم
کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

(اداریہ) 4
اطاعت رسول ﷺ (حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ) 6
بدعملیوں کی سزا! (مولانا سعید احمد جلالپوری) 8
جنت میں باغ لگایئے (مولانا محمد اعجاز) 12
مرزا قادیانی کی جھوٹی پیش گوئی (حافظ محمد اقبال رنگونی) 16
اسلام! آخری پناہ گاہ (مولانا محمد اسجد قاسمی ندوی) 17
توہین آمیز خاکوں کی اشاعت (مولانا قاضی احسان احمد) 21

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور
اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری
طابع: سید شاہد حسین
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس
مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت
ایم اے جناح روڈ کراچی

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road.Karachi.
Ph: 2780337 Fax: 2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۸۳۴۸۶-۴۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.k.
Ph: 0207-737-8199

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توہین آمیز خاکے......معافی و معذرت قابل قبول نہیں

ہر مسلمان کے دل میں آپ کی محبت اپنی جان' مال' آل اولاد' ماں باپ' عزت و آبرو اور دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔ آپؐ کے اعلیٰ اخلاق و کردار نے غیر مسلموں کو بھی اعتراف حقیقت پر مجبور کیا ہے اور بعض غیر مسلم بھی آپ کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ دوسری طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی توہین بھی بدترین جرم ہے چہ جائیکہ آپ کی مکمل ذاتِ عالی کی توہین کی جائے۔ ناموسِ رسالت کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ امت مسلمہ نے اس فریضہ کی ادائیگی سے کبھی غفلت نہیں برتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک امت مسلمہ نے اس مسئلہ پر کسی نرمی و لچک کا مظاہرہ نہیں کیا' بلکہ شاتم رسول کو کیفر کردار تک پہنچایا ہے۔ صحابہ کرام کا اسوہ اس حوالے سے ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

محسن انسانیت' تاجدار دو عالم' محمد مصطفیٰ' احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی پر مشتمل خاکوں کی اشاعت کے خلاف دنیا بھر میں شدید ردعمل سامنے آیا ہے۔ سعودی عرب' پاکستان' کویت' مصر' انڈونیشیا' عراق' افغانستان' صومالیہ' شام' بھارت' ایران سمیت دنیا کے مختلف ممالک کی حکومتوں کی جانب سے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کی مذمت کی گئی اور ان ممالک میں اس گھناؤنے جرم کے خلاف زبردست احتجاج اور مظاہرے ہوئے۔ سعودی عرب اور شام نے ڈنمارک سے اپنے سفیر واپس بلالئے' سعودی عرب میں ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کر دیا گیا' عراق نے احتجاجاً ڈنمارک اور ناروے سے دو معاہدے ختم کر دیئے' نیویارک میں اقوام متحدہ کے دفتر کے باہر ایک بڑی احتجاجی ریلی ہوئی' فرانس کی مسلم تنظیم فرنچ مسلم کونسل نے توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے تمام یورپی اخبارات کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنے کا اعلان کیا' پاکستان میں سربراہانِ مملکت' اراکین سینیٹ' ممبران قومی اسمبلی' دینی مدارس' علمائے کرام' دینی جماعتوں' سیاسی جماعتوں' تاجروں' وکلاء' صحافیوں' اہل قلم اور دانشوروں سمیت زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے ان توہین آمیز خاکوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے سوچی سمجھی منصوبہ بندی کا نتیجہ قرار دیا۔ بعض طبقات نے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ ملزمان کو مسلم ممالک کے حوالے کیا جائے اور ان پر شرعی سزا جاری کی جائے۔

دیکھا جائے تو توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کا جرم درحقیقت کئی جرائم کا مجموعہ ہے' پہلا جرم اس خاکے کو بنانا ہے' دوسرا جرم اس خاکے کی اشاعت ہے' جبکہ ان جرائم پر ڈھٹائی دکھانا بذات خود ایک جرم ہے۔ اخباری صنعت سے وابستہ حضرات جانتے ہیں کہ کسی اخبار یا رسالہ میں خاکے کی اشاعت کے لئے کئی مراحل سے گزرنا پڑتا ہے' تب کہیں جا کر کسی خاکے کی اشاعت ممکن ہوتی ہے' حتیٰ کہ بعض اوقات اخبار کا نیوز ایڈیٹر اخبار میں شائع ہونے والی ہر ہر خبر پڑھنے کی زحمت تک گوارا نہیں کرتا' لیکن وہ نیوز ایڈیٹر خاکے یا تصویر اور اس کے نیچے شائع ہونے والی سرخی کو بغور پڑھتا ہے اور پڑھے بغیر کبھی نہیں جانے دیتا' یوں اس کام میں کئی افراد ملوث ہوتے ہیں' جن میں خاکہ بنانے والا' صفحے کا انچارج جو خاکہ' تصویر یا خبر متعلقہ صفحہ پر لگواتا ہے' پیج میکر یا کاپی پیسٹر جو اس خاکے یا تصویر کو متعلقہ صفحہ پر کمپیوٹر یا ہاتھ کے ذریعہ چسپاں کرتا ہے' شفٹ انچارج جو تمام صفحات چیک کرتا اور خامیوں کی نشاندہی کرتا ہے' نیوز ایڈیٹر جو ان تمام صفحات کا نگران و ذمہ دار ہے جن پر خبریں شائع ہوتی ہیں لیکن وہ نیوز ایڈیٹر میگزین کے صفحات بھی چیک کرتا ہے' ایڈیٹر جو پورے اخبار کا نگران اور اس میں شائع ہونے والی ہر چیز کا ذمہ دار ہے اور اخبار کا مالک جو اپنے اخبار میں شائع ہونے والے تمام تر مواد' خاکوں' خبروں اور تصویروں پر جوابدہ ہے۔ علاوہ ازیں چھاپنے والا پریس کا عملہ بھی اس میں ملوث شمار ہوگا۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایڈیٹر خود اس قسم کا آئیڈیا خاکہ بنانے والے کو دیتا ہے' اس لئے اس قسم کے بڑے واقعات ایڈیٹر کی منظوری کے بغیر ناممکن ہیں۔ یوں توہین رسالت کے مجرمان میں متعلقہ اخبارات کے مالکان یا ایڈیٹران چیف ایڈیٹر' نیوز ایڈیٹر' کاپی انچارج' کارٹونسٹ' پریس والے وغیرہ سب شامل ہیں اور اس جرم میں لازماً ان اخبارات اور پریس کا پورا ادارہ ملوث ہے' اور اگر حکومت وقت اس جرم کی پشت پناہی اور شاتم رسول کی سرپرستی کرنے لگے تو وہ بھی اس جرم میں برابر کی شریک سمجھی جائے گی۔

اس ناقابل معافی جرم کے حوالے سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے بھرپور ردعمل کا اظہار کیا‘ جماعتی رہنماؤں اور کارکنان نے ہر محاذ پر اس بدترین جرم کے خلاف اپنے احتجاج اور شدید غم وغصہ کو ریکارڈ کروایا اور احتجاج‘ ہڑتال‘ مظاہروں اور دیگر ذرائع سے اس حوالے سے اپنا فریضہ ادا کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے جاری کردہ بیان کی تفصیل درج ذیل ہے:

’’کراچی...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ‘ نائب امیر مرکزیہ سیّدالاولیاء حضرت اقدس مولانا نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم العالیہ‘ ناظم اعلیٰ حضرت اقدس مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ العالی‘ مولانا اللہ وسایا‘ مولانا محمد اکرم طوفانی‘ مولانا سعید احمد جلال پوری اور دیگر نے ڈنمارک‘ ناروے اور دیگر ممالک کے اخبارات میں توہین رسالت پر مشتمل خاکوں کی اشاعت کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں توہین آمیز خاکے بنانے اور شائع کرنا پوری انسانیت کی توہین ہے۔ اس واقعہ سے دنیا بھر میں بسنے والے سوا ارب مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو اتنی شدید ٹھیس پہنچی ہے جس کی تلافی کسی طور ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اور آپؐ کے وصال کے بعد توہین رسالت کا ارتکاب کرنا شدتِ جرم کی حیثیت سے برابر ہے‘ لیکن آپؐ کے وصال کے بعد اس جرم کی شدت اس لحاظ سے بڑھ جاتی ہے کہ آپؐ اپنی زندگی میں اگر چاہتے تو اس قسم کی گستاخی کو معاف بھی فرما سکتے تھے‘ جبکہ آپؐ کے وصال کے بعد اب کسی انسان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ توہین رسالت کے جرم کو معاف کر سکے۔ اس قسم کے نازیبا اقدامات کے ذریعہ امت مسلمہ کے ایمان کی سطح کو آزمایا جا رہا ہے۔ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے ذریعہ عالمی امن کو تہہ وبالا کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اس اقدام کا واحد مقصد دنیا بھر میں اشتعال کی فضا پیدا کرنا اور عالمی پیمانے پر مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کر کے عالمی معاشرے میں انارکی پیدا کرنا ہے۔

اس سے قبل امریکا میں جیری فال ویل‘ فرینکلن گراہم‘ نیٹ رابرٹسن اور دیگر نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ عالی کو توہین کا نشانہ بنایا تھا‘ جس کے خلاف عالمی سطح پر شدید احتجاج ہوا اور بالآخر انہیں اپنے گستاخانہ اقدام پر غیر مشروط معافی مانگنا پڑی۔‘‘

یاد رہے کہ امریکی شاتم رسول جیری فال ویل نے اپنے گستاخانہ الفاظ پر از خود معافی مانگی تھی‘ لیکن حقیقت یہی ہے کہ یہ مسئلہ جہاں اس لحاظ سے حقوق اللہ سے تعلق رکھتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں‘ وہاں چونکہ اس معاملہ کا تعلق آپ کی ذات عالی سے بھی ہے‘ اس لئے یہ مسئلہ حقوق العباد سے بھی تعلق رکھتا ہے‘ اس لئے آپؐ کے علاوہ کسی اور انسان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ توہین رسالت کے جرم کو معاف کر سکے‘ اس لئے بعض لوگوں نے اس جرم پر معافی مانگنے کے جو مطالبات کئے ہیں‘ وہ لوگ یاد رکھیں کہ اب اس جرم عظیم کی معافی ممکن نہیں‘ اس لئے معافی کے بجائے ملزمان کی حوالگی اور انہیں شرعی سزا دینے کا مطالبہ کیا جائے۔

یاد رکھئے! جو ملک توہین آمیز خاکے شائع کرنے والوں کی سرپرستی یا حوصلہ افزائی کرتا ہے‘ وہ بھی اس بدترین جرم میں برابر کا شریک ہے‘ ڈنمارک اور ناروے کی حکومتیں بھی توہین رسالت کے جرم میں برابر کی حصہ دار ہیں‘ وہ بدترین عذاب کے لئے تیار رہیں‘ اللہ رب العزت کا قہر وعذاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی دشمن اور شاتم رسول کو نہیں چھوڑے گا‘ یہ شاتم رسول دنیا میں بھی ذلت وخسارے سے دوچار ہوں گے اور آخرت میں تو ان کیلئے دردناک عذاب ہے ہی۔

ان سطور کے ذریعہ ہم پاکستان سمیت تمام مسلم ممالک سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ڈنمارک‘ ناروے سمیت ان یورپی ممالک سے جنہوں نے یہ توہین آمیز خاکے شائع کئے ہیں‘ شدید احتجاج کرتے ہوئے ان ممالک سے اس جرم میں ملوث افراد کی حوالگی کا مطالبہ کریں‘ ان ممالک سے احتجاجاً اپنے سفیر واپس بلالیں اور ان ممالک کے سفیروں کو ملک بدر کرتے ہوئے ان ممالک سے سفارتی تعلقات ہمیشہ ہمیشہ کیلئے منقطع کر لیں۔ ہم اپنے پاکستانی بھائیوں سمیت دنیا بھر کے مسلمان بھائیوں سے پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ ڈنمارک‘ ناروے سمیت ان تمام یورپی ممالک کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات سے اپنے عشق ومحبت کا ثبوت پیش کریں اور یہ یقین رکھیں کہ انشاء اللہ ان کا یہ عظیم عمل بروز قیامت آقائے دو عالم سیدالاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کا ذریعہ ثابت ہوگا۔

اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''جو لوگ تقویٰ اختیار کریں وہ میرے دوست ہیں' خلیل ہیں' قریب ہیں' جو ہوں' جہاں ہوں' دور ہوں' نزدیک ہوں۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگیوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اندر سب سے بڑا کمال یہ تھا کہ وہ اپنی زندگیوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مطابق بنانا چاہتے تھے' چاہے عبادات ہوں' چاہے معاملات وغیرہ ہوں۔

کسی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دن بھر کیا کام کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ صبح اٹھو اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آ جاؤ اور ان کو دیکھو' جس طرح وہ کھاتے پیتے ہیں' وضو کرتے ہیں' نماز پڑھتے ہیں' ارکان رکوع' سجود وغیرہ' بات کلام' سلام' سلام کا جواب' یہی آپ کا طریقہ تھا۔ گویا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنے آپ کو پورے طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور اطاعت میں ڈھال لیا تھا' جو کام جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا' وہ کام اسی طریقہ پر آپ کر گزرتے تھے' چلنا پھرنا بھی اسی طرح سے ہوتا تھا' کھانا پینا' غرض ہر کام اسی طرح کرتے تھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا یہاں تک حال تھا کہ ایک صحابیؓ ایک شخص کو باغ میں لے گئے' وہاں اس وقت پت جھڑ کا موسم تھا' ایک شاخ کو پکڑ کر اس کو ہلایا' اس پر جتنے پتے تھے وہ سب جھڑ گئے' انہوں نے فرمایا: تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا: بتایئے ایسا کیوں کیا؟ صحابیؓ نے بتلایا کہ اس طرح سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے لے کر گئے تھے اور اسی طرح سے شاخ کو پکڑ کر جھٹکا دیا تھا اور پتے جھڑ گئے تھے' اور مجھ سے فرمایا تھا کہ تم پوچھتے کیوں نہیں کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے پوچھا کہ حضرت بتلایئے' تو فرمایا کہ: مسلمان بندہ جب نماز پڑھتا ہے تو اس طرح سے گناہ جھڑ جاتے ہیں' جس طرح سے اس شاخ سے یہ پتے جھڑ گئے' اس بات کی ترتیب کو بتانے کے لئے جو طریقہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا تھا' وہی طریقہ صحابیؓ نے بھی اس کو بتانے کے لئے اختیار کیا۔

یہاں تک کہ اتباع کا یہ عالم تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ کے راستے میں اونٹ سے اتر کر ایک درخت کے نیچے کچھ دیر آرام کیا' کسی نے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا؟ تو فرمایا کہ میں نے دیکھا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ پر اس طرح سے اُتر کر آرام کیا تھا' حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت کے بیان کے لئے نہیں کیا تھا' بلکہ ضرورت کی بنا پر کیا تھا' اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اترے تھے' لیکن جو کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا' حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اس کام کو اسی طریقہ پر کیا۔ ایک مقام پر چلتے چلتے آپؓ اونٹ سے اترے' اونٹ کو بٹھایا اور جس طرح سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے بیٹھتا ہے' ایسے بیٹھ گئے اور اس کے بعد پھر اٹھ گئے' پوچھنے پر بتلایا کہ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں پہنچ کر قضائے حاجت کی تھی۔ غرض اسی طریقہ کو اختیار کیا' پیشاب تو نہیں کیا' لیکن جو طریقہ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا تھا' اسی کو اختیار کیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہیں سفر میں جانے کے لئے اونٹ پر سوار ہوگئے اور سوار ہو کر کلمات پڑھے: سبحان اللہ' الحمدللہ' لا الٰہ الا اللہ' اللہ اکبر اور اونٹ پر چچی ماری اور ہنسے' پھر دعا پڑھی اور چل دیئے' پوچھنے پر بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح اونٹ پر سوار ہوئے تھے' اس طرح دعا پڑھی تھی' چچی ماری تھی اور ہنسے تھے۔ اس لئے وہی طریقہ اختیار کیا۔

لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو اختیار کرنا چاہئے۔ اس طریقہ کو اختیار کریں گے تو اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مقبول ہوتے چلے جائیں گے۔ اس سے انشاء اللہ خواب میں زیارت بھی نصیب ہوگی اور وہاں حاضری کی سعادت بھی نصیب ہوگی۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں' جہاں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے' فرشتے جا کر ان تک پہنچا دیتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے: جو شخص میرے روضہ کے پاس مجھ پر سلام پڑھتا ہے میں اس کو براہ راست سنتا ہوں اور جو شخص دور سے پڑھتا ہے' وہ میرے پاس پہنچایا جاتا ہے۔

غرض جو زیادہ قرب ہوتا ہے' وہ اتباع سے حاصل ہوتا ہے' اطاعت سے حاصل ہوتا ہے۔

ایک جہاد کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہماری حفاظت کون کرے گا؟ ہمارا پہرا کون دے گا؟ ایک صحابیؓ اٹھے' ان سے نام پوچھا' انہوں نے بتایا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جاؤ' پھر دوبارہ فرمایا: ہماری حفاظت کون کرے گا؟ ایک صحابیؓ اٹھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام دریافت کیا' انہوں نے بتایا' پھر فرمایا: بیٹھ جاؤ' وہ بیٹھ گئے۔ تیسری مرتبہ پھر فرمایا: تیسرا آدمی اٹھا' اس کو بھی (نام دریافت کرنے کے بعد) کہا: بیٹھ جاؤ' پھر فرمایا: تینوں آدمی آ جاؤ' ایک صاحب آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے دونوں ساتھی کہاں ہیں؟ عرض کیا کہ: میں ہی ہوں' پہلی مرتبہ اپنا نام بتایا' دوسری مرتبہ بتایا تھا: فلاں کا بیٹا ہوں' تیسری مرتبہ بتایا تھا: فلاں کا باپ ہوں' ابو فلاں' ابن فلاں' اور ایک مرتبہ اپنا نام' گویا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا اتنا جذبہ تھا کہ ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح سے میں اس سعادت کو حاصل کروں' حالانکہ وہ موقع ایسا تھا کہ جان خطرے میں تھی' لیکن کوشش یہ تھی کہ کوئی اور نام مجھ سے پہلے نہ آئے' سب سے پہلے میں اٹھوں۔

☆☆.........☆☆

بقیہ جھوٹی پیش گوئی

گیلانی کا اعتراف ملاحظہ ہو' موصوف لکھتے ہیں:

"یہ بیٹا حضرت کی وفات تک پیدا نہ ہوا۔" (مباحثہ راولپنڈی ص ۳۴)

نوٹ:...... مرزا صاحب نے ۱۹۰۳ء میں جس پانچویں لڑکے کی پیش گوئی کی تھی وہ آخر تک پوری نہ ہوئی' ۱۹۰۶ء میں مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا محمود کے ہاں لڑکا پیدا ہوا' مرزا صاحب کی رگ پیش گوئی پھر پھڑکی اور انہیں یاد آیا کہ تین سال قبل انہوں نے ایک پیش گوئی کی تھی جو غلط نکلی تھی' لیکن اب اسے اس لڑکے پر فٹ کرکے پیش گوئی پوری کی جاسکتی ہے' چنانچہ مرزا صاحب کو بقول ان کے خدا نے بتایا کہ پانچویں لڑکے کی پیش گوئی کو اپنے پوتے پر فٹ کردو' چنانچہ مرزا صاحب نے لکھا:

"قریباً تین ماہ کا عرصہ گزرا کہ میرے لڑکے محمود احمد کے گھر لڑکا پیدا ہوا جس کا نام نصیر الدین احمد رکھا گیا' سو پیش گوئی ساڑھے چار برس بعد پوری ہوئی۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۱۹' روحانی خزائن ج ۲۲)

اب آپ ہی بتائیں کہ مرزا غلام احمد کی پیش گوئی کو کسی صورت بھی پورا ہونا تسلیم کیا جاسکتا ہے' مرزا صاحب کو بقول ان کے خدا نے پانچویں لڑکے کی بشارت دی اور مرزا صاحب کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی اور اب ساڑھے چار سال بعد پوتا پیدا ہوا تو انہوں نے یہ بشارت اس پر چسپاں کردی' کیا یہ کھلا جھوٹ نہیں ہے؟ سو مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ پیش گوئی غلط اور جھوٹی ثابت ہوئی اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو ایک بار پھر سب کے سامنے رسوا ہونا پڑا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

بقیہ جنت میں باغ لگائیے

ذریعہ بنتے رہیں گے' انہیں کے سائے میں بیٹھ کر ہر زمانہ میں' قراء نے تعلیم قرآن' مفسرین نے تفسیر قرآن' محدثین نے حدیث' اور علمأ نے آپ ﷺ کے جلال' جمال' اخلاق' کردار اور دین متین کا ایک ایک طریقہ' ایک ایک مسئلہ اور حکم' امت کو پڑھایا' سمجھایا اور ان تک پہنچایا' اسی لئے ان مراکز کی ترقی اور حفاظت ہر مسلم پر فرض ہے' خواہ وہ کسی خطہ کا باشندہ ہو۔

پاکستان کے جن علاقوں میں زلزلہ آیا ہے ان میں جانی اور مالی نقصان کے ساتھ ساتھ دینی نقصان بھی بہت ہوا ہے' بہت سی مساجد اور مدارس اس زلزلہ کی زد میں آئے ہیں' ان کی دوبارہ تعمیر و ترقی اور بحالی مسلمانوں کی اولین ضرورت ہے' جو غیر ملکی امداد آئی ہے' اول تو وہ نہ ہونے کے برابر ہے' اگر کچھ ہے بھی تو ان امداد دینے والوں کے اپنے مقاصد اور ترجیحات ہیں' جن میں سرفہرست مشنری قسم کے اسکول' کالج اور یونیورسٹیاں وغیرہ بنانا ہے' نہ تو حکومت نے مساجد اور مدارس کی تعمیر نو کے لئے کوئی پروگرام اور منصوبہ بنایا ہے اور نہ ہی ان کا کوئی ارادہ معلوم ہوتا ہے' الٹا ہمارے حکمران بیرونی ممالک سے یہ کہہ کر امداد وصول کر رہے ہیں کہ ہمیں امداد دو' ورنہ مولوی' مسجدیں اور مدرسے بنا دیں گے۔

اب یہ مسلم عوام کی اپنی ذمہ داری ہے کہ ان دینی مراکز کی تعمیر و ترقی میں حصہ لے کر باغات جنت کی حفاظت کریں اور اللہ کی عظمت کے ان نشانات کو بحال کرکے وہ تمام بشارات جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات میں دی ہیں' ان کو سمیٹ کر دنیا اور آخرت میں سرخرو اور کامیاب و کامران ہوں۔

☆☆.........☆☆

بدعملیوں کی سزا!

مولانا سعید احمد جلال پوری

یکم محرم الحرام ۱۴۲۷ھ سے ہجری تقویم کے سال نو کا آغاز ہو چکا اور ہم ۱۴۲۶ھ سے ۱۴۲۷ھ میں داخل ہو گئے۔ ہم سب خوش ہیں کہ ہماری اور ہمارے بچوں کی عمر ایک سال بڑھ گئی' اور ہمارا بچہ جوانی کی سرحد سے قریب تر ہو گیا۔

مگر فرشتہ اجل ہماری اس سادگی پر انگشت بدنداں ہے کہ بے چارے ماں' باپ' بیٹے اور ہر انسان کی زندگی کا ایک سال کم ہو گیا' موت کی دہلیز کی طرف بڑھتے انسان بلکہ ہر ذی روح کی مسافت کا ایک سال گھٹ گیا اور وہ اپنی اجل کی مسافت کا ایک سال مزید طے کر کے فنا کی طرف قریب تر ہو گیا۔

عصر حاضر' قرب قیامت کا دور ہے۔ اس کا ایک' ایک دن ہمیں قیامت کے قریب سے قریب تر کر رہا ہے' اور ''کل یوم ابتر'' کے مصداق ہر آنے والا دن گزرنے والے دن سے زیادہ بھیانک اور خوفناک نظر آتا ہے' اور یہ بھی مسلّم ہے کہ زندہ قومیں اپنے ماضی سے مستقبل کی راہیں سنوارتی ہیں' وہ ماضی کی دھندلی لکیروں سے روشن مستقبل کی شاہراہیں تعمیر کرتی ہیں۔

وہ ان بھیانک کرداروں کو نہیں دہراتیں' جن سے نشانِ منزل اوجھل ہوتا ہو' یا شاہراہِ حیات میں مشکلات پیش آنے کا امکان ہو' اسی طرح وہ ان اقوال' اعمال' اخلاق اور کردار سے بھی کوسوں دور بھاگتی ہیں' جو مشکلات' مصائب' مسائل یا کسی سانحہ کا ذریعہ بن سکیں۔

اس لئے اس کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ موجودہ دور میں عالم اسلام اور مسلمان جن حالات سے دوچار ہیں' اس کے اسباب وعلل کیا ہیں؟ اور اس کے سدِ باب کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

سال رفتہ میں عالم اسلام اور مسلمان کن حالات' واقعات' سانحات' مصائب' مشکلات اور مسائل سے دوچار ہوئے؟ ان سب کا احاطہ کرنا اور انہیں ضبطِ تحریر میں لانا نہایت مشکل اور وقت طلب' بلکہ ناممکن ہے۔ اس لئے کہ: ان میں سے بہت سے اجتماعی اور قومی ہوں گے تو بے شمار شخصی' انفرادی اور کسی خاص خطے اور علاقے سے متعلق ہوں گے' جبکہ ان میں سے بہت سے ایسے بھی ہوں گے جن کی تفصیل بین الاقوامی میڈیا کی اسکرین پر نہیں آسکی' یا قصداً انہیں اجاگر و نمایاں کرنے سے گریز کیا گیا ہوگا۔ پھر کچھ ایسے بھی ہوں گے جو انسانی بداعمالیوں کی نحوست اور کھلے عام عذابِ الٰہی کی شکل میں ہوں گے' مگر ہم ایسے بدکردار و باغی انسان اپنی پاکیٔ داماں کے باعث اس عذاب الٰہی کو عذاب کی بجائے ایک عادت اور معمول کا حصہ گردانتے ہوں گے۔

بہر حال ان سب کا احاطہ نہ سہی' اجمالاً چند امور ہر ایک کے سامنے ہیں اور موعظت وعبرت کے لئے ایک آدھ قصہ اور واقعہ ہی کافی ہوتا ہے۔ **فاعتبروا یا اولی الابصار۔**

زمانہ سب سے بڑا استاذ اور حالات سب سے بڑے واعظ ہیں' اگر عقل و شعور کی رمق اور احساس وعبرت سے کچھ علاقہ اور نسبت ہو' تو کسی استاذ و واعظ کے بغیر بھی انسان اس سے درسِ عبرت حاصل کر سکتا ہے' اور ہر انسان اپنی انفرادی و نجی زندگی کا جائزہ لے کر اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم نے اسی کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

''وفی الارض آیات للموقنین' وفی انفسکم افلا تبصرون۔'' (الذاریات:۲۰/۲۱)

ترجمہ:...... ''اور یقین لانے والوں کے لئے زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں اور خود تمہاری ذات میں بھی اور کیا تم کو دکھائی نہیں دیتا۔''

یعنی اپنے اندر کا جائزہ لو' تو تمہیں سب کچھ نظر آجائے گا۔

موجودہ دور میں ہر جگہ شر و فساد اور بدامنی و بے قراری ہے' کوئی کہیں بھی ہو' وہ امن و سکون سے محروم ہے' جو جہاں ہے' فتنہ و آزمائش سے

دوچار ہے‘ شہر ہوں یا دیہات‘ سمندر ہوں یا خشکی‘ حتیٰ کہ گھروں میں بھی چین وسکون سے محروم ہے‘ اس کی کیا وجہ ہے؟ ہر ایک اپنی اپنی فہم ودانست میں اس کی توجیہ پیش کرتا ہے۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھ انسان کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے‘ جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے:

”ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقھم بعض الذی عملوا لعلھم یرجعون۔“ (الروم:۴۱)

ترجمہ:...... ”پھیل پڑی ہے خرابی جنگل میں اور دریا میں لوگوں کے ہاتھ کی کمائی سے‘ چکھانا چاہئے ان کو کچھ مزہ ان کے کام کا‘ تاکہ وہ پھر آئیں۔“

یعنی خشکی‘ تری‘ جنگلوں اور دریاؤں میں جو کچھ فتنہ وفساد نظر آتا ہے‘ یہ سب انسانی بداعمالیوں کا ثمرہ ہے‘ جس کا مقصد یہ ہے کہ انسانوں کو ان کی بداعمالیوں پر تنبیہ کی جائے‘ تاکہ وہ اپنے مقصد حیات کی طرف لوٹ آئیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں اور وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا‘ چنانچہ ارشاد ہے:

”ان اللہ لایظلم الناس شیئاً ولکن الناس انفسھم یظلمون۔“ (یونس:۴۴)

ترجمہ:...... ”اللہ ظلم نہیں کرتا لوگوں پر کچھ بھی‘ لیکن لوگ اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں۔“

اسی طرح ایک اور جگہ ہے:

”ان اللہ لایظلم مثقال ذرۃ۔“ (النساء:۴۰)

ترجمہ:...... ”بے شک اللہ حق نہیں رکھتا کسی کا ایک ذرہ برابر۔“

گزشتہ سال رمضان المبارک کے شروع میں صوبہ سرحد اور کشمیر کے بعض اضلاع میں پاکستان کی تاریخ کا بدترین زلزلہ بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے‘ جس میں لاکھوں افراد متاثر ہوئے اور ہزاروں آناً فاناً موت کے منہ میں چلے گئے‘ کروڑوں بلکہ اربوں کی املاک تباہ ہوگئیں‘ شہروں کے شہر اور بستیوں کی بستیاں صفحۂ ہستی سے مٹ گئیں‘ زندہ بچ جانے والے مرد‘ عورتیں‘ بچے اور بوڑھے کھلے آسمان تلے زندگی گزارنے پر مجبور ہوگئے‘ لمحہ بھر پہلے کے لکھ پتی کنگال ہوگئے‘ وہ جو فلک بوس عمارتوں کے مالک تھے‘ ان کو سر چھپانے کے لالے پڑ گئے‘ قلعہ نما محلات کے مکین اپنے ہی راحت کدوں کے نیچے دب کر راہِ عدم کے راہی ہوگئے‘ جو زندہ بچ گئے‘ ان میں سے بیشتر اپنے قیمتی اعضا سے محروم ہوگئے اور کچھ تو اپنے ہوش و حواس سے محروم ہوگئے‘ ہزاروں معصوم بچے یتیم‘ خواتین بیوہ ہوگئیں اور بوڑھے والدین اپنے جگر گوشوں پر آنسو تک نہ بہاسکے‘ ہر طرف آہ وبکا اور قیامت کا منظر تھا‘ ہر ایک کو اپنی جان کی فکر تھی‘ کسی کو کسی کی خبر نہ تھی‘ جب حواس بحال ہوئے تو ان کی دنیا لٹ چکی تھی اور شہر و دیہات قبرستان کا منظر پیش کر رہے تھے۔

اس سانحہ پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے اور جتنا بھی رویا جائے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ مرنے والوں کے حال پر رحم فرمائے‘ زندہ بچ جانے والوں کی کفایت وکفالت فرمائے اور ہمیں اس سے نصیحت وعبرت حاصل کرنے اور اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ اس موقع پر مسلمانانِ پاکستان اور دنیا بھر کے انسان دوستوں نے جس کھلے دل سے تعاون کیا اور اس مشکل گھڑی میں اپنے بھائیوں کی مدد کی‘ وہ قابل ستائش اور لائق صد تبریک ہے۔

مگر افسوس! کہ اس عظیم نشانِ عبرت سے بھی لوگوں نے کوئی خاص نصیحت حاصل نہیں کی‘ بلکہ اس کو بھی ایک سطحی انداز سے دیکھا اور معمول کی چیز تصور کیا گیا‘ بلکہ کچھ ”بزرجمہروں“ نے اس کو نشانِ عبرت اور درسِ موعظت کہنے اور لکھنے پر خفگی کا اظہار کیا‘ جبکہ کچھ ”دانشوروں“ نے تو اس پر باقاعدہ مضامین ومقالات سپرد قلم کئے کہ یہ ہماری کسی بدعملی کا نتیجہ نہیں‘ بلکہ ارضی نظام کی معمول کی حرکت ہے‘ کچھ ”خوش فہموں“ نے اسے زمین میں جمع ہوجانے والی گیسوں کے اخراج کا نتیجہ اور کچھ ”عقلائے زمانہ“ نے اسے زمین میں موجود نام نہاد پلیٹوں کے ہلنے کا نام دیا‘ جبکہ مغرب سے مرعوب کچھ افراد اور اپنے تئیں اسلام کا دفاع کرنے والوں نے یہ فلسفہ بگھارا کہ یہ عذاب الٰہی ہوتا تو اس سے معصوم بچے اور نیک وصالح افراد کیوں متاثر ہوتے؟

بلاشبہ ہمیں ان کی عقل وفہم اور علم ومعلومات پر کوئی شبہ نہیں اور نہ ہی ان کے اخلاص پر کوئی کلام ہے۔ عین ممکن ہے کہ انہوں نے اپنے تئیں یہ سب کچھ اخلاص سے کہا ہوگا؟ مگر بایں ہمہ ہم اتنا ضرور عرض کریں گے کہ یہ ان کی محدود معلومات کا نتیجہ ہے‘ غالباً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ان کے پیش نظر نہیں ہوگا کہ:

”عن ام سلمۃؓ انہ قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ عائذ بالبیت فیبعث الیہ بعث فاذا کانوا ببیداء من الارض خسف بھم‘ فقلت یا رسول اللہ! فکیف بمن کان کارھا؟ قال:

يخسف به معهم ولكنه يبعث يوم القيمة على نيته۔"

(صحیح مسلم ص:۳۸۸ ج ۲)

ترجمہ:...... "ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک پناہ لینے والا (حضرت مہدی علیہ الرضوان) بیت اللہ کی پناہ لے گا تو اس کی طرف لشکر کشی کی جائے گی' جب (حضرت مہدی کے خلاف پیش قدمی کرنے والا) وہ لشکر مقام بیداء میں پہنچے گا تو ان کو دھنسا دیا جائے گا۔ حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو شخص زبردستی سے (دل میں بُرا جان کر) اس لشکر کے ساتھ ہو وہ بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کو بھی ان کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا' لیکن وہ قیامت کے دن اپنی نیت پر اٹھایا جائے گا۔"

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے:

"عن زینب بنت جحش...... قلت یارسول اللہ! انھلک وفینا الصالحون؟ قال نعم اذا کثر الخبث۔"

(صحیح مسلم ص:۳۸۸ ج ۲)

ترجمہ:...... "حضرت زینب بنت جحشؓ سے روایت ہے...... میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ایسی حالت میں بھی ہلاک ہوسکتے ہیں جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ موجود ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! جب (گناہوں کی) گندگی زیادہ ہوجائے گی۔"

صحیح مسلم ہی میں اسی سلسلہ کی ایک اور حدیث میں ہے:

"عن عائشۃؓ انہ قالت...... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: العجب ان ناساً من امتی یؤمون البیت برجل من قریش قد لجأ بالبیت حتی اذا کانوا بالبیداء خسف بھم' فقلنا یا رسول اللہ! ان الطریق قد یجمع الناس' قال نعم! فیھم المستبصر' والمجبور' وابن السبیل یھلکون مھلکاً واحداً ویصدرون مصادر شتی' یبعثھم اللہ علی نیاتھم۔" (صحیح مسلم ص۳۸۸ ج ۲)

ترجمہ:...... "حضرت عائشہؓ سے روایت ہے...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تعجب ہے! میری امت کے کچھ لوگ ایک شخص کے خلاف کعبہ کا قصد کریں گے' جو قریش میں سے ہوگا اور خانہ کعبہ کی پناہ لے گا' جب وہ بیداء (مدینہ اور مکہ کے درمیان واقع میدان) میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیے جائیں گے' ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! راستہ میں تو ہر قسم کے لوگ چلتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو قصداً آئے ہوں گے اور بعض ایسے بھی جو مجبوری سے اور بعض مسافر بھی ہوں گے' لیکن یہ سب یک بارگی ہلاک ہوجائیں گے' پھر (قیامت کے دن) اللہ ان کو ان کی نیتوں پر اٹھائے گا۔"

اس خسف اور دھنسائے جانے کا مصداق اسلام دشمن سفیانی کا وہ لشکر ہوگا جو حضرت مہدی علیہ الرضوان کے خلاف مکہ مکرمہ پر چڑھائی کے لئے آرہا ہوگا' مگر وہ عذاب الٰہی سے دوچار ہوجائے گا اور اس کے ساتھ راہ چلنے والے وہ بے قصور بھی پھنس جائیں گے جو اس لشکر کے ہمراہی ہوں گے' مگر قیامت کے دن ہر ایک کے ساتھ ان کی نیت کے اعتبار سے معاملہ ہوگا۔

پھر کوئی ان عقلمندوں کی خدمت میں گزارش کرے کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے زلزلہ' خسف' مسخ اور سرخ آندھیوں کے عذابوں کی نشاندہی فرمائی ہے اور امت کو اپنی اصلاح کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: جب یہ یہ کام کئے جائیں تو سرخ آندھیوں' زمین میں دھنسائے جانے' شکلیں بگڑنے اور زلزلوں کا انتظار کرو' تو سوال یہ ہے کہ: اگر یہ معمول کی چیزیں ہیں؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تنبیہ کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟ چنانچہ زلزلہ کے اسباب سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو:

"عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اذا اتخذ الفیء دولاً' والامانۃ مغنماً' والزکوٰۃ مغرماً' وتعلم لغیر الدین' واطاع الرجل امرأتہ وعق امہ' وادنی صدیقہ واقصی اباہ' وظھرت الاصوات فی المساجد' وساد القبیلۃ فاسقھم' وکان زعیم القوم ارذلھم' واکرم

الرجل مخافة شرہ' وظهرت القینات والمعازف وشربت الخمور' ولعن آخر هذه الامة اولها' فليرتقبوا عند ذالک ریحاً حمراء' وزلزلة وخسفًا ومسخًا وقذفاً وآیات تتابع کنظام بال قطع سلکه فتتابع۔"

(جامع ترمذی ج:۲' ص:۴۴)

ترجمہ:...... "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مال غنیمت کو دولت' امانت کو غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے' دنیا کمانے کے لئے علم حاصل کیا جائے' مرد اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی' اپنے دوست کو قریب کرے اور باپ کو دور' مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں' قبیلے کا بدکار ان کا سردار بن بیٹھے اور رذیل آدمی قوم کا قائد (چوہدری) بن جائے' آدمی کی عزت محض اس کے ظلم سے بچنے کے لئے کی جائے' گانے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان عام ہو جائے' شرابیں پی جانے لگیں' پچھلے لوگ پہلوں کو لعن طعن سے یاد کریں' اس وقت سرخ آندھی' زلزلہ' زمین میں دھنس جانے' شکلیں بگڑ جانے' آسمان سے پتھر برسنے اور طرح طرح کے لگاتار عذابوں کا انتظار کرو جس طرح کسی بوسیدہ ہار کا دھاگا ٹوٹ جانے سے موتیوں کا تانتا بندھ جاتا ہے۔"

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اسباب زلزلہ کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"پہلا زلزلہ اس وقت آیا جب حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا' چنانچہ اس وقت سات دن تک زمین میں زلزلہ برپا رہا۔" (کشف الصلصلہ عن وصف الزلزلہ' ص:۳۱)

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی اس کی نشاندہی ہوتی ہے' جیسا کہ ارشاد ہے کہ:

"دخلت علی عائشة فقال رجل: یا ام المومنین! حدثینا عن الزلزلة؟ فقالت: ان المرأة اذا خلعت ثيابها في غير بيت زوجها هتكت مابينها وبين الله من حجاب' واذا تطيبت بغير زوجها كان عليها نارا وشنارا' واذا استحلوا الزنا' وشربوا الخمور' وضربوا المعازف غار الله في سمائه' فقال تزلزلي بهم' فان تابوا او نزعوا' والا هدمها الله عليهم' فقال انسؓ: عقوبة لهم؟ قالت: رحمة وبركة وموعظة للمؤمنين' ونكالاً وسخطة على الكافرين۔"

(اخرجہ ابن ابی الدنیا والحاکم وصححہ' کشف الصلصلہ عن وصف الزلزلہ' ص:۳۱' ۳۲)

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں ام المومنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ایک شخص نے عرض کیا: اماں جان! زلزلہ سے متعلق ارشاد فرمایئے! حضرت عائشہؓ نے فرمایا: جب کوئی خاتون اپنے شوہر کے علاوہ کسی دوسرے کے سامنے اپنا لباس اتارتی ہے تو اللہ اور اپنے مابین حجاب کو پھاڑ ڈالتی ہے' اور جب شوہر کے علاوہ کسی کے لئے خوشبو لگائے تو اس کے لئے آگ اور عیب و عار ہے' جب لوگ زنا کو حلال جاننے لگیں' شرابیں پی جانے لگیں اور گانے باجے سنے جانے لگیں تو اللہ تعالیٰ کو آسمان میں غیرت آتی ہے' پس اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دیتے ہیں کہ ان کو ہلا ڈال! پس اس میں زلزلہ آجاتا ہے۔ اگر وہ توبہ کرلیں تو فبہا' ورنہ اللہ تعالیٰ ان پر زمین کو گرادیتے ہیں' پس حضرت انسؓ نے عرض کیا: یہ ان کے لئے سزا ہوتی ہے؟ فرمایا: مومنوں کے لئے تو رحمت' برکت اور نصیحت ہوتی ہے اور کفار کے لئے سزا ناراضی اور غضب ہوتا ہے۔"

ان تصریحات کی روشنی میں واضح ہوجاتا ہے کہ سرخ آندھیاں' خسف' مسخ اور زلزلے انسانوں کے گناہوں کے باعث آتے ہیں' البتہ اس سے جو اہل ایمان متاثر ہوتے ہیں' ان کے لئے رحمت و برکت ہے' زندہ بچ جانے والوں کے لئے نصیحت اور کفار (زندہ و مردہ سب) کے لئے عذاب اور سزا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان آیات و نشانات سے عبرت حاصل کرنے اور اپنی اصلاح کی توفیق بخشے اور جو اہل ایمان اس سے متاثر ہوئے' ان کے لئے باعث رحمت ونجات آخرت بنائے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

جنت میں باغ لگایئے

مولانا محمد اعجاز

مالک ارض وسماء نے جب سے کائنات کو وجود بخشا' آسمان کو رفعت عطا کی' زمین کو بچھایا اور پھیلایا' اس کے ساتھ ہی اس ذات حی وقیوم نے اس زمین کی آبادکاری اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے بطور عبادت گاہ اور نشانِ ہدایت' اس پر اپنا گھر بیت اللہ بھی بنایا' جس کو ظاہری' باطنی' حسی اور معنوی برکات سے معمور کیا اور سارے جہاں کی ہدایت کا سرچشمہ ٹھہرایا۔ مشرق سے لے کر مغرب تک اسلام کے پیروکاروں کو اسی کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم ہوا۔

اس گھر کے معمار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت آدم علیہ السلام' حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ملائکہ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس گھر کے بعد اپنا ایک اور گھر بیت المقدس اس زمین پر سجایا' جس کو حضرت آدم علیہ السلام' حضرت سلیمان علیہ السلام اور جنات کے ہاتھوں تعمیر کرایا' اس کے علاوہ بھی ہر زمانہ میں اپنی عبادت اور اپنے سامنے مخلوق کی جبین نیاز جھکانے کی غرض سے اپنے مخلصین بندوں کے ہاتھوں نیکی کے یہ نشانات تعمیر کرائے' جو کبھی صَوَامِعُ' کبھی بِیَعٌ' کبھی صَلَوٰات اور پھر مساجد کے نام سے یاد اور آباد کئے جاتے رہے' جن کی حفاظت و صیانت کی تدبیر مالک الملک مختلف طریقوں سے کرتے رہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک مکہ مکرمہ میں مقیم رہے' بیت اللہ اور سرزمین مکہ کے ساتھ عشق ومحبت اور رب البیت کے سامنے آداب بندگی بجا لاتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت اللہ سے عشق ومحبت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ کفار مکہ نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے حزین وغمگین انداز میں سرزمین مکہ کو مخاطب کرکے فرمایا:

''اے مکہ! تو کتنا پاکیزہ شہر ہے، اور تو مجھے کتنا محبوب ہے، اگر میری قوم مجھے تجھ سے نکلنے پر مجبور نہ کرتی تو میں تجھے چھوڑ کر کہیں اور نہ جاتا۔''

(ترمذی ج:۲،ص:۲۳۲)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو سب سے پہلا کام یہ کیا کہ مسجد تعمیر کی' نہ صرف یہ کہ آپ نے خود مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا' بلکہ دوسروں کو بھی مساجد بنانے کی ترغیب دی اور اس کے فضائل ومناقب ارشاد فرمائے' مثلاً: مسجد نبوی سے متصل زمین کا ایک ٹکڑا پڑا تھا' جسے مسجد کی توسیع کی غرض سے مسجد میں ملانے کی ضرورت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''من یشتریہا و یوسعہا فی المسجد و لہ مثلہا فی الجنۃ۔''

(کنز العمال ج:۸،ص:۳۱۴)

ترجمہ: ''جو زمین کے اس ٹکڑے کو خرید کر مسجد کی توسیع کرے گا' اسے جنت میں اس جیسا گھر ملے گا۔''

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو ایسے کاموں میں ہمیشہ سبقت لے جاتے تھے' اس موقع پر بھی وہ سبقت لے گئے اور وہ جگہ خرید کر مسجد نبوی میں شامل کرکے جنت میں اپنا محل بنالیا۔

قرآن کریم میں مساجد کی تعمیر کو اہل ایمان کی صفت قرار دیا گیا ہے' جیسا کہ ارشاد ہے:

''انما یعمر مساجد اللّٰہ من آمن باللّٰہ و الیوم الآخر و اقام الصلوٰۃ و اٰتی الزکوٰۃ و لم یخش الا اللّٰہ...... الخ۔'' (التوبہ:۱۸)

ترجمہ: ''اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتا ہے جو ایمان لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور قائم کیا نماز کو اور نہ ڈرا سوائے اللہ کے۔''

مساجد بنانے والے اور ان کی تعمیر و ترقی میں حصہ لینے والے' نبی آخر الزمان' حضرت محمد مصطفیٰ' احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ''اللہ کے پڑوسی' اللہ کے اہل' اللہ کے عذاب کو روکنے کا سبب اور اللہ کے

محبوب'' کا خطاب پانے والے ہیں' جیسا کہ درج ذیل احادیث اس پر شاہد ہیں:

۱:''عن انسؓ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ تعالیٰ ینادی یوم القیامۃ این جیرانی؟ فتقول الملائکۃ و من ینبغی ان یجاورک؟ فیقول: این عمار المسجد۔''

(کنز العمال ج:۷'ص:۵۷۸)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے: میرے پڑوسی کہاں ہیں؟ ملائکہ عرض کریں گے: آپ کے پڑوسی کون ہوسکتے ہیں؟ اللہ پاک فرمائیں گے: مسجد کے آباد کرنے والے کہاں ہیں؟ (وہ میرے پڑوسی ہیں)۔''

۲:''عن انسؓ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عمار مساجد اللّٰہ ھم اھل اللّٰہ عز و جل۔'' (کنز العمال ج:۷'ص:۵۷۸)

ترجمہ: ''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی مساجد آباد کرنے والے اللہ عزوجل کے اہل ہیں۔''

۳:''عن انسؓ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم' یقول اللّٰہ عزوجل: انی لاھمّ باھل الارض عذاباً فاذا نظرت الی عمار بیوتی' المتحابین فیّ' والی المستغفرین بالاسحار صرفت عنھم۔'' (کنز العمال: ج:۷'ص:۵۷۹)

ترجمہ: ''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اہل زمین پر عذاب کا ارادہ کرتا ہوں' پھر اپنے گھروں (مساجد) کے آباد کرنے والوں' میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والوں اور سحری کے وقت استغفار کرنے والوں کو دیکھتا ہوں تو وہ عذاب ان سے پھیر لیتا ہوں۔''

۴:''عن ابی سعید الخدریؓ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اَلِفَ المسجد اَلِفَہُ اللّٰہ تعالیٰ۔'' (کنز العمال ج:۷'ص:۷۴۹)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مسجد سے محبت کی' اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتے ہیں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش راہ کی پیروی کرتے ہوئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی اس فریضہ کی ادائیگی کو اپنا نصب العین بنائے رکھا' چنانچہ کنز العمال میں ہے:

''عن عثمان بن عطاءؒ قال: لما افتتح عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ البلدان' کتب الی ابی موسیٰ الاشعریؓ وھو علی البصرۃ یامرہ ان یتخذ للجماعۃ مسجداً و یتخذ للقبائل مسجداً فاذا کان یوم الجمعۃ انضموا الی مسجد الجماعۃ فشھدوا الجمعۃ' وکتب الی سعد بن ابی وقاصؓ وھو علی الکوفۃ بمثل ذالک' وکتب الی عمرو بن العاصؓ وھو علی مصر بمثل ذالک ...... الخ۔''

(کنز العمال' ج:۸'ص:۳۱۳)

ترجمہ: ''حضرت عثمان بن عطاؒ راوی ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطابؓ نے کئی شہر فتح کرلئے تو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ جو بصرہ کے گورنر تھے' ان کو فرمان جاری کیا کہ بصرہ میں جامع مسجد بنائی جائے' اور قبائل میں بھی مسجدیں بنائی جائیں اور جمعہ کے دن سب جامع مسجد میں آئیں اور نماز جمعہ میں شریک ہوں' حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جو کوفہ کے امیر تھے اور حضرت عمرو بن عاصؓ جو مصر کے امیر و گورنر تھے' ہر ایک کو اسی طرح کا فرمان جاری کیا۔''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد بنانے اور مسجد کے قریب رہنے والے کی اہمیت وفضیلت اپنے فرامین میں کچھ اس طرح ارشاد فرمائی ہے کہ: مساجد زمین میں اللہ کے گھر' مساجد زمین کے بہترین ٹکڑے' مسجد میں آنے والے اللہ کے مہمان' مساجد جنت کے باغات' مساجد آخرت کے بازار' مسجد کے قریب رہنے والے کی ایسی فضیلت جیسے مجاہد کی جہاد سے معذور پر' مساجد ہر مومن کا گھر ہیں' مساجد بنانے اور اس کو وسعت دینے والے جنت میں اپنا محل بناتے ہیں' مسجد میں قندیل (بلب' ٹیوب لائٹ وغیرہ) لگانے والے کے لئے اس وقت تک ستر ہزار فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں

جب تک وہ قندیل باقی رہے' اسی طرح مسجد میں چٹائی (فرش وغیرہ) بچھانے والے کے لئے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ چٹائی استعمال ہوتی رہے۔

جیسا کہ ایک حدیث شریف میں ہے:

"عن ابن عباسؓ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ اذا احب عبداً جعلہ قیم مسجد' واذا ابغض عبداً جعلہ قیم حمام۔" (کنز العمال ج:۷'ص:۶۵۳)

ترجمہ: "حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتے ہیں تو اسے مسجد کی دیکھ بھال پر مقرر فرمادیتے ہیں اور جب کسی بندے سے ناراض ہوتے ہیں تو اسے حمام جیسی گھٹیا چیزوں پر لگادیتے ہیں۔"

اسی طرح ایک اور جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"تذھب الارضون کلھا یوم القیامة الا المساجد فانھا ینضم بعضھا الی بعض۔" (کنز العمال ج۷'ص:۶۵۲)

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تمام زمینیں ختم ہوجائیں گی' سوائے مساجد کے' ان سب مساجد کو ایک دوسرے میں ضم کردیا جائے گا (اور ان کو جنت میں لے جایا جائے گا)۔"

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

"عن انسؓ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کل بناء وبال علی صاحبہ یوم القیامة الا المسجد۔" (کنز العمال ج:۷'ص:۶۴۸)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر عمارت قیامت کے دن اپنے مالک پر وبال ہوگی' سوائے مسجد کے۔"

مساجد کی ظاہری تعمیر وترقی کے ساتھ ساتھ مساجد کو ذکر' تلاوت' اذان' نماز اور اعتکاف جیسی عبادات سے بھی شاد وآباد رکھا جائے۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا' قیل: یا رسول اللّٰہ! وما ریاض الجنة؟ قال المساجد' قیل وما الرتع یا رسول اللّٰہ! قال: سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر۔" (مشکوٰۃ:۷۰'بحوالہ ترمذی)

ترجمہ: "جب تم جنت کے باغات سے گزرو تو چرلیا کرو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: جنت کے باغات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (وہ) مساجد ہیں۔ آپ سے پوچھا گیا: چرنا کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللّٰہ' الحمد للّٰہ' لا الٰہ الا اللّٰہ اور اللّٰہ اکبر پڑھنا۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد کو عبادات سے آباد رکھنے والوں کے لئے کئی ضمانتیں دی ہیں' مثلاً: ایسے لوگوں کے لئے دنیا میں راحت اور آخرت میں رحمت ہے' ایسے لوگ پل صراط سے آسانی کے ساتھ گزرنے والے ہوں گے' اسی طرح مسجد کی طرف جانے کو رحمت کے نزول کا سبب اور انہیں ویران کرنے کو نفاق کا سبب فرمایا گیا ہے۔

ایک حدیث میں ہے:

"عن ابی ھریرةؓ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی مسجداً من مساجد اللّٰہ لاتعمدہ الا الصلٰوة یتبشبش اللّٰہ بہ کما یتبشبش احدکم بالغائب منہ اذا قدم علیہ۔" (کنز العمال ج:۷'ص:۵۷۴)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھے طریقے سے وضو کیا' پھر اللہ کی مساجد میں سے کسی مسجد میں نماز کے ارادہ سے آیا' اللہ پاک اس بندے سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے تم میں سے کوئی ایک اپنے عزیز کے سفر سے (کافی عرصہ بعد) واپس آنے پر خوش ہوتا ہے۔"

ایک حدیث میں ہے:

"عن ابی ھریرةؓ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا نزلت الرحمة علی اھل المسجد بدأت بالامام' ثم اخذت یمیناً ثم

عطفت علی الصفوف۔"
(کنزالعمال ج:۷ ص:۵۶۶)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اہل مسجد پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے تو سب سے پہلے امام پر نازل ہوتی ہے، پھر امام کے دائیں طرف سے شروع ہوکر تمام صفوف پر (نازل ہوتی) ہے۔"

کسی بستی میں اذان کا ہونا اس بستی کے اللہ کے عذاب سے بچنے کا سبب اور آسمان والوں تک اپنی آواز پہنچانے کا ذریعہ ہے، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل ارشادات اس پر شاہد ہیں:

۱:"عن انسؓ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا اذن فی قریۃ امنہا اللّٰہ من عذابہ ذالک الیوم۔"
(کنزالعمال جلد:۷ ص:۶۸۱)

ترجمہ: "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی بستی میں اذان ہوتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس دن اس بستی کو عذاب سے محفوظ فرمادیتے ہیں۔"

۲:"عن معقل بن یسارؓ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ایما قوم نودی فیہم بالاذان صباحاً کان لہم اماناً من عذاب اللّٰہ تعالیٰ حتی یمسوا، وایما قوم نودی فیہم بالاذان مساء کان لہم اماناً من عذاب اللّٰہ حتی یصبحوا۔"
(کنزالعمال ج:۷ ص:۶۸۲)

ترجمہ: "حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس قوم میں صبح کی اذان دی جاتی ہے، ان کے لئے شام تک اللہ کے عذاب سے حفاظت ہوجاتی ہے اور جس قوم میں شام کو اذان دی جاتی ہے، ان کے لئے صبح تک اللہ کے عذاب سے حفاظت ہوجاتی ہے۔"

۳:"عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اہل السماء لا یسمعون شیئاً من اہل الارض الا اذان۔" (کنزالعمال ج:۷ ص:۶۸۳)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک آسمان والے زمین میں رہنے والوں کی کوئی آواز نہیں سنتے سوائے اذان کے۔"

تاثیرِ اذان اور ہندوؤں کا اعتراف:

حکیم الاسلام حضرت اقدس مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ فرماتے ہیں:

"۱۹۴۷ء میں ملک آزاد ہوا تو مشرقی پنجاب مسلمانوں سے خالی ہوگیا، تو وہاں کے ہندوؤں نے ایک بہت بڑا مشاعرہ کیا، جس کا صدر مولانا حبیب الرحمٰنؒ کو بنایا گیا۔ جب مولانا تشریف لائے تو لوگ گلے مل کر روئے اور بہت روئے اور پھر کہنے لگے کہ: مولانا! آپ گئے تو ہمارا دین ودھرم بھی لیتے گئے۔ مولانا نے فرمایا کہ: بھائی! ہم تمہارا دین ودھرم کیسے لے گئے؟ انہوں نے کہا کہ: آپ لوگ تھے تو یہاں کی مسجدیں آباد تھیں، پانچ وقت اذان ہوتی تھیں، اذانیں سن کر ہمارے دلوں میں بھی جذبہ اٹھتا تھا کہ ہم بھی بھگوان کا نام لیں، مگر اب نہ اذانیں ہیں اور نہ نماز، روزہ کا منظر ہے، اس لئے ہم تو ٹھنڈے پڑگئے، ہمارا دین ودھرم ختم ہوگیا، جو تمہارے دم سے قائم تھا۔

اس پر حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمہ اللہ مہتمم دارالعلوم دیوبند نے فرمایا کہ: میں کہتا ہوں کہ اگر ان کے گھروں تک علم دین نہ بھی پہنچے تو اذانوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا نام ان کے گھروں تک ضرور پہنچتا ہے۔ ایک زمانے میں دارالعلوم کی مسجد کے موذن جان محمد ترکی تھے، جب وہ اذان کہتے تھے تو لاؤڈ اسپیکر نہ ہونے کے باوجود بلاتکلف ان کی اذان اسٹیشن سے سنی جاتی تھی۔ ان کی آواز اتنی تیز تھی کہ کافی دور تک جاتی تھی، جب ان کی اذان شروع ہوتی تھی تو بہت سے ہندو بیٹھ جایا کرتے تھے کہ اب اللہ کا نام لیا جارہا ہے۔"
(مجالس حکیم الاسلام جلد اول ص۴۹)

ماضی اور حال گواہ ہیں کہ ہمیشہ مساجد اور مدارس ہی دینِ اسلام کی آبیاری اور تبلیغ وترویج کے مراکز رہے ہیں اور مستقبل میں بھی قیامت تک ان شاء اللہ! یہی مراکز دین کی آبیاری اور سیرابی کا

باقی صفحہ 7 پر

مرزا قادیانی کی جھوٹی پیش گوئی

حافظ محمد اقبال رنگونی

جنوری ۱۹۰۳ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بیوی حمل کے آخری دنوں سے گزر رہی تھی۔ اس اثنا میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اعلان کیا کہ اسے خدا نے خبر دی ہے کہ اس حمل سے لڑکا ہوگا اور یہ پانچواں لڑکا ہوگا۔ مرزا صاحب ان دنوں مواہب الرحمٰن لکھ رہے تھے' اس میں انہوں نے خدا کا یہ الہام بھی لکھ دیا تاکہ آئندہ آنے والی قادیانی قوم کے لئے کچھ عبرت کا سامان ہو جائے۔ مرزا غلام احمد نے اس بشارت پر اپنی کتاب ختم کی اور کہا کہ خدا نے اسے میری سچائی کا ایک نشان بنایا ہے:

"الحمدلله الذی وهب لی علی الکبر اربعة من البنین وانجز وعده من الاحسان وبشرنی بخامس فی حین من الاحیان وهذه کلها آیات من ربی یا اهل العدوان."

مرزا غلام احمد نے اس کا فارسی میں یہ ترجمہ بھی لکھا:

"حمد خدارا کہ مرا در حالت کلاں سالی چار فرزند موافق وعدہ خود بداد و بشارت بہ پسر پنجم نیز داد و ایں ہمہ نشان ہا از رب من اند۔" (مواہب الرحمٰن ص ۱۳۹ روحانی خزائن ج ۱۹ ص: ۳۶۰)

مرزا غلام احمد نے پیش گوئی کی کہ اسے خدا نے خبر دی ہے کہ اس حمل سے لڑکا پیدا ہوگا اور یہ پانچواں لڑکا ہوگا' لیکن خدا کی طرف منسوب کیا ہوا اس کا یہ دعویٰ غلط ثابت ہوا' اس حمل سے لڑکی پیدا ہوئی اور وہ بھی چند ماہ بعد فوت ہوگئی۔ مرزا غلام احمد کو اس سے بہت ذلت و رسوائی ہوئی' ابھی اس واقعہ کو سال بھی نہ گزرا تھا کہ مرزا صاحب کی بیوی پھر حاملہ ہوئی' مرزا غلام احمد کو یقین تھا کہ اس حمل سے لڑکا پیدا ہوگا' اس نے خدا سے منسوب کر کے یہ الہام شائع کر دیا:

"شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہوگا۔" (تذکرہ ص ۵۱۵)

ایک ماہ بعد (۲۴/ جون ۱۹۰۴ء) کو شوخ و شنگ لڑکے کے بجائے پھر لڑکی پیدا ہوئی' جس کا نام امۃ الحفیظ رکھا گیا۔ (حقیقۃ الوحی ص: ۲۱۸)

اس سے ایک بار پھر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو ذلیل ہونا پڑا۔ اس کے بعد بہت سے قادیانیوں نے مرزا غلام احمد سے درخواست کی کہ اگر کچھ عرصہ کے لئے اس لڑکے کی پیدائش والی پیش گوئی کا قصہ ختم کر دیں تو زیادہ مناسب ہے' بار بار یہ پیش گوئی غلط ثابت ہو رہی ہے' تین سال تک مرزا غلام احمد نے خاموشی اختیار کی' لیکن پھر اس سے رہا نہ گیا تو اس نے اعلان کیا کہ: اسے خدا نے ایک حلیم اور بردبار لڑکے کی بشارت دی ہے یہ مبارک احمد (جو فوت ہو گیا تھا) کی شکل و صورت پر ہوگا اور اس کا نام خدا نے یحییٰ رکھ دیا ہے' مرزا صاحب نے ۱۶/ ستمبر ۱۹۰۷ء کو یہ الہام سنایا:

"انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک."

"ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں' وہ مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔" (تذکرہ ص: ۷۳۳)

پھر نومبر ۱۹۰۷ء کا ایک ہفتہ گزرا تھا کہ مرزا صاحب نے خدا پر بہتان باندھ کر عوام کو یہ جھوٹی خبر سنائی کہ:

"ساهب لک غلاما زکیا انا نبشرک بغلام اسمه یحییٰ."

"میں ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں' میں تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے۔" (تذکرہ ص ۷۳۸)

اس کے بعد مرزا صاحب تقریباً چھ ماہ زندہ رہے' نہ ان کی بیوی حاملہ ہوئی' نہ ان کے ہاں کوئی حلیم صاحب آئے اور نہ یحییٰ صاحب نے جنم لیا' مرزا صاحب اس حلیم کا انتظار کرتے رہے اور مرتے وقت بھی اپنی پیشانی پر جھوٹی پیش گوئی کی ذلت کا داغ لے کر مرے' قادیانی جماعت لاہور کے مناظر اختر حسین

باقی صفحہ 7 پر

اسلام......آخری پناہ گاہ

مولانا محمد اسجد قاسمی ندوی

ناموافق وناسازگار حالات میں قرآن نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ اہل باطل اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے گل کرنے کے آرزومند ہیں' اور اللہ اپنے نور کو مکمل کر کے رہے گا' خواہ کافروں اور مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو' قرآن کا یہ بیان حرف بحرف صادق آیا اور اس کی صداقت ہر دور میں سامنے آتی رہی۔

موجودہ حالات میں جب کہ اسلام دشمنی کی ایک عام فضا مخالفین اسلام نے بنا رکھی ہے اور ہر طرح سے دنیا کو اسلام سے متنفر اور بیزار بنانے کی مہم چل رہی ہے' ہر ناخوشگوار واقعہ کا سلسلہ مسلمانوں سے جوڑ دیا جاتا ہے' خود مسلمانوں میں بھی ایسے نام نہاد ضمیر فروش زر پرست افراد کی ایک تعداد موجود ہے' جو اسلام بیزاری کی آخری حدوں کو چھو رہی ہے۔

ایسے عالم میں بھی اس قرآنی پیش گوئی کی صداقت کے نمایاں اثرات سامنے آرہے ہیں' کفر وضلالت کی تیرگیوں میں ہدایت کی روشنی ظاہر ہو رہی ہے اور حلقہ بگوشانِ اسلام کی رفتار روز افزوں ہے۔

عربی اخبارات میں نو مسلموں کے حالات' تفصیلات' انٹرویوز اور افکار آتے رہتے ہیں' اور اس بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھ کر یہ کہنا ہی پڑتا ہے کہ اسلام کی حقانیت وصداقت اور آفاقیت وجامعیت اپنی مثال آپ ہے' اور یہ کہ:

''حقیقت خود کو منوالیتی ہے مانی نہیں جاتی''

۱:.....عربی اخبار ''العالم الاسلامی'' کی ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ سالوں میں افریقہ میں صرف ایک قبیلہ ''بورنا'' کے تقریباً چالیس ہزار بت پرست افراد مشرف بہ اسلام ہوئے' دوسری طرف قبیلہ ''اتھیور'' کے تقریباً تین لاکھ افراد گزشتہ چار سالوں میں مسلمان ہو چکے ہیں۔ وہاں دسیوں بستیاں ایسی ہیں جن کے افراد مسلمان ہو چکے ہیں اور اپنے قبولِ اسلام کا برملا اعلان کرنے کے خواہاں ہیں۔

افریقہ میں دعوتی کام کرنے والے افراد کا یہ کہنا ہے کہ ان نو مسلم قبائل کے سابقہ انداز اور رسوم ورواج یہ بتاتے تھے کہ یا تو ان کے آباؤ اجداد مسلمان تھے یا پھر اسلام سے قرب رکھتے تھے' چنانچہ شمالی کینیا میں آباد قبیلہ ''غبراء'' ایک بت پرست قبیلہ ہے' لیکن وہ اپنی مذہبی عبادات میں شمال کا رخ کرتا ہے اور مکۃ المکرمہ کینیا کے شمال ہی میں واقع ہے' پھر یہ قبیلہ اپنے مذہبی کام ایک مخصوص مقام پر انجام دیتا ہے' جسے وہ ''مسجد'' کا نام دیتا ہے' اس قبیلہ میں دوشنبہ کے روز پیدا ہونے والے بچہ کا نام ''ماموذ'' (جو محمد کے معنی میں ہے) رکھا جاتا ہے' تعجب واضطراب کے مواقع پر اس قبیلہ کے افراد ''لا الہ الا اللہ'' کے ہم معنی الفاظ بھی دہراتے ہیں' یہ ساری چیزیں اس کی شاہد ہیں کہ ان کا اسلام سے تعلق رہا ہے' اور یہی تعلق داعیوں کی کوشش کی وجہ سے ان کے برملا قبولِ اسلام کا سبب بھی ثابت ہوا۔

۲:.....بعض عرب دعوتی تنظیموں کی شب وروز کی محنتوں اور کوششوں کی وجہ سے ''ایتھوپیا'' میں گزشتہ سالوں میں سو سے زائد بت پرستوں اور عیسائیوں نے اسلام قبول کرلیا' جدہ کے ''مؤسسۃ الحرمین الخیریۃ'' نے ایتھوپیا کے مختلف شہروں میں دعوتی' تعلیمی وتبلیغی دورے کئے' پروگرام منعقد ہوئے' عقیدہ' تفسیر' حدیث اور فقہ وغیرہ موضوعات پر محاضرات ہوئے' جن میں ناواقف مسلمانوں کی اصلاح بھی ہوئی اور نو مسلموں کی تعلیم بھی۔

۳:.....عربی اخبارات کی اطلاع کے مطابق ''اوکرانیا'' کی راجدھانی ''کیف'' کی جیلوں میں محبوس دس ہزار افراد گزشتہ سالوں کے دوران حلقہ بگوش اسلام ہو گئے' اوکرانیا کے مفتی اعظم شیخ احمد مطیع تمیم کے بقول ان قیدیوں کا

قبول اسلام توفیق الٰہی اور داعیوں کی بے لوث جدوجہد کا ثمرہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کی طرف سے اسلام سے ناآشنائی کے سبب اوکرائنی مسلمانوں کو بے شمار مشکلات اور مسائل کا سامنا تھا' لیکن اب حالات بدل رہے ہیں اور اوکرائنی معاشرہ اسلام سے مانوس ہو رہا ہے' کالجوں اور یونیورسٹیوں بلکہ بعض کلیساؤں میں جا' جا کر دعوتی کام ہو رہا ہے' حکومت نے داعیوں کو جیلوں کے اندر جا کر قیدیوں سے گفت وشنید کی اجازت بھی دے دی ہے' بلکہ مختلف سرکاری تقریبات جیسے یوم آزادی وغیرہ کے موقع پر مسلم نمائندے بھی حکومت کی دعوت پر شرکت کرنے لگے ہیں۔

مفتی اعظم شیخ احمد تمیم نے تمام مسلمانانِ عالم سے اپیل بھی کی ہے کہ اوکرائنی مسلمانوں سے ہر طرح تعاون کریں' اوکرائنیا کی دعوتی تحریکات مالی لحاظ سے کمزور ہیں اور ان کے افراد کا کوئی مستقل ذریعہ آمدنی نہیں ہے' نیز دعوتی مقصد کے لئے کتابوں' پمفلٹ اور رسائل وغیرہ کی طباعت کی بھی ضرورت ہے' مقامی اہلِ خیر کے تعاون سے ابھی کام چل رہا ہے' مگر کام وسیع پیمانہ پر اسی وقت ہو سکے گا جب بیرونی مسلمان بھی اس طرف متوجہ ہوں گے۔

اوکرائنا میں دو ملین (یعنی بیس لاکھ) مسلمان ہیں' جو مختلف شہروں میں مقیم ہیں' جبکہ وہاں کی کل آبادی پچاس ملین (یعنی پانچ کروڑ) ہے' ۲۴/اگست ۱۹۹۱ء میں اوکرائنیا' سوویت یونین کے قبضہ سے آزاد ہوا تھا' اس وقت مسلمانوں نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ ان کی ایک مسجد شہید کی جا چکی ہے اور اب اس جگہ دوبارہ مسجد کی تعمیر کی اجازت دی جائے' لیکن حکومت نے یہ مطالبہ مسترد کر دیا تھا' پھر رفتہ رفتہ صورت حال میں تبدیلی آئی' حکومتی ذمہ داران اسلام سے مانوس ہوئے تو ان کا موقف بھی بدلا اور ۱۹۹۶ء میں انہوں نے ایک جامع مسجد کی تعمیر کی اجازت دے دی۔

ستمبر ۱۹۹۱ء میں اوکرائنی مسلمانوں نے اسلامی تعلیمات کے لئے ایک کالج قائم کیا' جس میں سینکڑوں طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ اوکرانیا پر ۱۹۱۷ء میں کیمونسٹ اقتدار غالب آ گیا تھا' اس سے قبل وہاں مسلمانوں کا غلبہ تھا' کیمونسٹ اقتدار نے اسلامی شعائر' مساجد اور مدارس کو مٹانے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی' مختلف مسجدوں کو پارکوں' ہسپتالوں اور میوزیم وغیرہ میں بدل دیا' پھر ۱۹۹۱ء کے بعد سے حالات بدلے اور اب دعوت کی برکت سے وہاں مدرسے بھی ہیں اور مسجدیں بھی اور نومسلموں کی خاصی تعداد بھی موجود ہے اور اسلام وہاں مقبولیت عامہ اختیار کرتا جا رہا ہے۔

۴:...... عربی اخبار ''العالم الاسلامی'' میں ایک امریکی نومسلم خاتون ''لیاء ویلز'' کا بیان شائع ہوا۔ لیاء ویلز نے تقریباً پچیس سال قبل اسلام قبول کیا تھا' اب وہ تقریباً بیس سال سے اپنے یمنی نژاد انجینئر شوہر کے ہمراہ یمن کے دارالحکومت ''صنعا'' میں مقیم ہیں۔ انہوں نے عمرانیات میں پی ایچ ڈی کیا ہے' اور امریکہ کی ماہرین عمرانیات اکیڈمی کی ممبر بھی ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ:

''اسلام کی طرف میری رغبت یونیورسٹی میں مسلم طالبات خصوصاً ملیشیا کی طالبات سے ملاقات اور ان کی خوش اخلاقی' نرم مزاجی' سنجیدگی' وقار' حیا اور انسانیت دوستی سے متاثر ہونے کے نتیجہ میں بڑھی' میری خواہش پر انہوں نے بغیر کسی دباؤ اور جبر کے اسلام کی تشریح میرے سامنے کی' اس طرح میری تشنگی بڑھتی گئی اور اسلام میرے لئے سیرابی کا واحد ذریعہ ثابت ہوا' سورۂ مریم کا ترجمہ و تفسیر پڑھنے کے بعد مجھے مزید انشراح قلب حاصل ہوا..... مسلسل پانچ ماہ تک میں مختلف پہلوؤں سے اسلام کا مطالعہ کرتی رہی' سنتی اور غور کرتی رہی' پھر مجھے اسلام بالکل بے نظیر مذہب معلوم ہوا اور اس کی صداقت میرے سامنے روشن ہو گئی اور میرے لئے قبول اسلام کے سوا کوئی چارہ باقی نہ رہا۔''

انہوں نے مزید کہا:

''جب تک میں امریکہ میں رہی تو اگرچہ اپنے دینی فرائض کی انجام دہی میں مجھے آزادی حاصل رہی' تاہم پردہ وغیرہ کی وجہ سے مجھے بڑی مشکلات کا سامنا رہا اور چونکہ میں عیسائی اکثریت سے نکل کر مسلم اقلیت میں آئی' اس لئے میرے سامنے اکثریت و اقلیت کے مابین فرق واضح طور پر سامنے آیا اور اقلیت کے مسائل کا علم ہوا' جن سے میں خود بھی دوچار ہوئی' اب یمن میں قیام کے بعد مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ مجھے اپنا اصلی وطن

مل گیا ہے‘ میں اذان کی آوازیں سن کر مسحور ہو جاتی ہوں‘ اہل یمن کے دلوں میں جو دینی احترام موجود ہے‘ وہ قابل قدر ہے‘ عملی زندگی میں اسلام کی تنفیذ خاطر خواہ تو نہیں ہے‘ مگران کے دلوں میں دین کی قدر اور غیرت موجود ہے‘ یہاں میرا رابطہ وسیع تر سوسائٹی سے ہے‘ جب کہ امریکہ میں‘ میں محصور تھی۔‘‘

لمیاء ویلز نے مسلم خواتین کو یہ پیغام بھی دیا ہے کہ وہ اسلام کو مضبوطی سے تھام لیں‘ مغربی تمدن کی چکاچوند سے متاثر نہ ہوں‘ مغربی کلچر سراسر گراوٹ اور بداخلاقی و پستی کا مرکب ہے‘ عافیت اسی میں ہے کہ اس سے دور رہا جائے‘ مسلم خواتین کو اپنی اصلاح اور اپنے بچوں کی صحیح اسلامی تربیت پر اپنی پوری توجہ مبذول کر دینی چاہئے تاکہ ایک صالح اسلامی معاشرہ تشکیل پائے‘ ساتھ ہی انہیں اپنی دینی تعلیم پر بھی دھیان دینا چاہئے۔

۵:...... ایک جرمن نوجوان ’’رابرٹ‘‘ کا بیان بھی عربی اخبارات میں آیا‘ جس میں اس نے اپنے اسلام سے متاثر ہوکر اسے قبول کرنے کی داستان بیان کی ہے۔ رابرٹ اصلاً ایک مصور اور فنکار ہے‘ جو مختلف ہالوں اور مقامات کی تقریبات کے موقع پر تزئین و آرائش کرنے کا کام کرتا تھا‘ مذہبی لحاظ سے وہ ایک ملحد تھا‘ کمیونسٹ حکومت کے تمام فکری اثرات اس نے قبول کئے تھے‘ اپنے پیشہ سے اس نے برلن میں بے تحاشا پیسہ کمایا اور بڑی عیش و عشرت کی زندگی گزاری‘ خوب مال اڑایا‘ مختلف ممالک کے دورے کئے‘ وہ ہندوستان میں کیرالہ کے علاقے میں بھی آیا‘ کیرالہ میں مسلمانوں کے معاشرہ اور رہن سہن کو دیکھ کر وہ بے حد متاثر ہوا‘ باہمی تعاون و امداد کے جذبہ کو دیکھ کر اسے اپنے اوپر ندامت ہوئی‘ وہ زندگی صرف حصولِ زر کو سمجھتا تھا‘ اب اسے انسانیت اور محبت کی قدر آئی‘ ایک مرتبہ اس کی ملاقات راجیش نامی ایک غیر مسلم سے ہوئی‘ دونوں میں دوستی بڑھی تو رابرٹ ہندو مذہب کی طرف متوجہ ہوا‘ مختلف مندروں اور استھانوں پر گیا‘ مگر اسے ہندو مذہب تضادات و توہمات کا پلندہ نظر آیا‘ جس میں افراط و تفریط کی بیماری بھی تھی‘ اس نے دیکھا کہ اپنی مذہبی رسوم کی انجام دہی کے وقت ہندو بہت صاف ستھرے اور برائیوں سے دور نظر آتے ہیں‘ مگر اس کے فوراً بعد ہی وہ پھر برائیوں کی سابقہ دنیا میں لوٹ آتے ہیں اور ساری خرافات کرتے ہیں‘ رابرٹ نے طے کر لیا کہ ہندو مذہب میں اس کے اطمینانِ قلب کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔

اسی دوران اس کی ملاقات محمد رفیق نامی ایک مسلمان سے ہوئی‘ محمد رفیق ایک غیور باحمیت‘ مخلص‘ دعوتی ذہن رکھنے والا پُرجوش مسلمان تھا‘ اس نے جلد بازی کے بجائے حکمت‘ ہوش مندی‘ دور اندیشی اور مؤمنانہ بصیرت کے ساتھ رابرٹ کو سمجھایا‘ اس کے شبہات دور کئے‘ اپنی خوش اخلاقی سے اس کا دل جیتا اور اسے اسلام کے قریب کیا‘ رابرٹ اپنے دل پر گہرا اثر لے کر جرمنی لوٹ گیا‘ مگر دونوں کے درمیان خط و کتابت کا مستقل سلسلہ جاری رہا۔ ۱۹۹۷ء میں رابرٹ پھر کیرالہ آیا اور محمد رفیق کے ساتھ چار ماہ رہا‘ مختلف موضوعات و مسائل پر دونوں کا تبادلہ خیال ہوتا رہا‘ محمد رفیق نے اپنے عمل و سیرت کے گہرے نقوش رابرٹ کے دل میں جمادیئے‘ اذان ہوتی تو محمد رفیق‘ رابرٹ سے اجازت لے کر مسجد جاتا‘ نماز ادا کرتا‘ رابرٹ نے مسجد کے سلسلہ میں مختلف معلومات اس سے حاصل کیں‘ اس کا تصور تھا کہ مسجد میں بتوں کی پوجا ہوتی ہے‘ اب اس کے سامنے حقیقت واضح ہوئی اور اس نے بالآخر اسلام قبول کر لیا اور اس کی نئی زندگی کا آغاز ہوا‘ رابرٹ اپنی ایمانی دولت کے ساتھ جرمنی لوٹا‘ وہاں کچھ عرصہ بعد اس کے اہل خاندان کو اس کی تبدیلیٔ مذہب کا علم ہوا‘ انہوں نے اس پر دباؤ اور جبر تو نہ کیا‘ مگر بار بار اسے دوبارہ عیسائیت کی طرف لے جانے کی کوشش کی‘ مگر رابرٹ اپنے موقف پر ڈٹا رہا۔ ۱۱/ستمبر ۱۹۹۸ء کو اس نے اپنے قبول اسلام کا باضابطہ اعلان کر دیا اور اپنا نام ’’زید‘‘ رکھا‘ اب اس کا یہ معمول ہے کہ وہ ہر سال کیرالہ آتا ہے‘ اور وہاں کچھ عرصہ قیام کرتا ہے‘ اس کا کہنا ہے کہ کیرالہ کی سرزمین اور وہاں کے مسلمانوں کے اخلاق عالیہ اس کی ہدایت کا سبب بنے ہیں‘ وہ اپنے محسنوں کا احسان فراموش نہیں کرتا ہے‘ قدردانی کا احساس اسے بار بار ہندوستان لاتا ہے۔

۶:...... عبدالکریم نامی ایک اطالوی نو مسلم کا بیان عربی اخبار ’’الشہید‘‘ میں شائع ہوا‘ اس کا کہنا ہے کہ:

’’مجھے اس پر ہمیشہ افسوس رہے گا کہ میں نے دین اسلام کو قبول

کرنے میں تاخیر سے کام لیا' میں چالیس سال کا ہو چکا ہوں' بیس سال سے تلاشِ حق میں سرگرداں تھا' میرے مسلمان دوست ''مالک'' نے مجھے اسلام کی طرف رہنمائی کی اور میرے دل میں یہ عقیدہ راسخ کیا کہ یہ دنیا دارالعمل ہے' اور یہاں کے اعمال کا پورا محاسبہ اگلی زندگی میں ہونا ہے' مجھے اس کی بات سے اطمینان ہوا اور اسلام میں مجھے اپنی متاعِ گراں مایہ نظر آئی اور میں حلقہ اسلام میں داخل ہوگیا۔''

عبدالکریم کا کہنا ہے کہ اٹلی میں مسلمان پریشانیوں کا شکار ہیں' انہیں خارجی و داخلی ہر طرح کے مسائل کا سامنا ہے' اسلام دشمنوں کی طرف سے اسلام مخالف پروپیگنڈہ آئے دن ہوتا رہتا ہے' مختلف اسلام مخالف لٹریچر اور رسالے منظرِ عام پر آتے رہتے ہیں' سب سے زیادہ باعث افسوس بات یہ ہے کہ اٹلی میں قرآن کا کوئی ایسا ترجمہ میسر نہیں ہے جو خود مسلمانوں کا کیا ہوا ہو' تین ترجمے مل رہے ہیں' جن میں ایک ترجمہ ایک عیسائی پادری کا ہے' دوسرا ترجمہ ایک بہائی کافر کا ہے' تیسرا ترجمہ ایک شرپسند یہودی کا ہے۔ حالانکہ دعوت کی کامیابی کا ایک اہم وسیلہ صحیح ترین تراجم و تفاسیر قرآن' تشریحاتِ احادیث اور اسلامی کتب و رسائل کی اشاعت و تقسیم بھی ہے' بدقسمتی سے مستشرقین کی کتابوں کو اٹلی میں قبولیت عامہ حاصل ہے' جو اسلام کی تصویر کو مسخ کرتی ہیں اور لوگوں کو اسلام سے بیزار کرتی ہیں' اس وقت وہاں صحیح اسلامی کتب کی اشاعت و تقسیم کی سخت ضرورت ہے۔

۷:...... ایک جرمن نومسلم ''جارج'' کا بیان ہے کہ اسے جرمن یونیورسٹی کے ایک مسلم نوجوان سے ملاقات کے بعد اسلام سے لگاؤ ہوا' ان دونوں میں طویل مباحثے ہوئے' جارج کہتا ہے کہ:

''میں اسلام کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا' لوگوں نے اسلام کی ایک گندی شبیہ میرے ذہن میں بنادی تھی' کلیساؤں سے میں نے یہی جانا تھا کہ اسلام دہشت گردی' معرکہ آرائی' کشت و خون' انتہا پسندی' سختی' شدت پسندی' پسماندگی کا دین ہے' لیکن اپنے مسلمان دوست سے ملاقات و مذاکرات کے بعد مجھے اپنی تمام معلومات کی غلطی کا یقین ہوگیا' میرے اشتعال کے جواب میں اس مسلمان کا سنجیدہ انداز میرے لئے بے حد پرکشش ثابت ہوا' میں نے سالہا سال اسلام کا مطالعہ کیا' قرآن کا ترجمہ بھی دوبار پڑھا اور میں اسلام کی حقانیت کا سچے دل سے اعتراف کرنے پر مجبور ہوگیا' اور مجھے یہ حقیقت بھی معلوم ہوگئی کہ مسلمانوں کی بیشتر مشکلات کا سبب اسلام پر عمل سے دوری ہی ہے' ورنہ اسلام میں ہر مسئلہ کا حل موجود ہے۔''

مختلف مفکرین کا خیال ہے کہ اسلام کا دعوتی مثبت سنجیدہ اسلوب اس کا دائرہ وسیع تر ہونے کا سب سے بڑا سبب ہے' فرانس میں اسی کی بدولت بے شمار افراد اسلام کے دامن میں آچکے ہیں' ضرورت اس بات کی ہے کہ میڈیا کے ذریعہ اسلام کے سلسلہ میں پھیلائی گئی غلط فہمیاں دور کی جائیں اور اسلام کے خلاف پیدا کئے گئے شبہات کا ازالہ کیا جائے' اس طرح اسلام کی مقبولیت انشأ اللہ اور بڑھے گی۔

۸:...... تعلیماتِ اسلام کی تقاضائے فطرت سے ہم آہنگی بھی بہت سوں کے قبول اسلام کا سبب ثابت ہوئی ہے' ایک فرانسیسی نومسلم ''ڈاکٹر موریس بوکائے'' کا کہنا ہے کہ: اس نے قرآن' تورات اور انجیل کا تقابلی مطالعہ کیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ تورات و انجیل میں حد سے زیادہ تحریف و ترمیم ہوچکی ہے اور ان کے مضامین و مندرجات فطرت کے خلاف ہیں' جب کہ قرآن جوں کا توں محفوظ ہے اور اس کی تعلیمات پوری طرح مطابق فطرت ہیں۔

نومسلموں کے تاثرات و افکار کو اگر ترتیب دیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوسکتی ہے' عربی اخبارات میں یہ تاثرات وقفہ وقفہ سے آتے رہتے ہیں' ضرورت اس بات کی ہے کہ دیگر زبانوں میں بھی انہیں پیش کیا جائے۔

قبولِ اسلام کا یہ عام رجحان جہاں ایک طرف اس حقیقت کی برملا تصدیق کررہا ہے کہ اسلام ہی دین برحق ہے' اس کی ابدیت ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے' یہی سفینۂ نجات ہے اور اسی میں کائنات کی صلاح و فلاح کا راز مضمر ہے' وہاں دوسری طرف مسلمانوں کو یہ درس بھی دیتا ہے کہ وہ اسلام کو اپنی زندگیوں میں سو فیصد داخل کرلیں اور ان کی زندگی کا کوئی گوشہ تعلیمات اسلام کی دسترس سے باہر نہ جانے پائے۔

☆☆..........☆☆

توہین آمیز خاکوں کی اشاعت

اخباری رپورٹس، تاثرات، احتجاج اور مذمتی خبریں

سرکار دو عالم، فخر الانبیاء، آفتاب نبوت کے نیر اعظم، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کی سب سے اعلیٰ وارفع ہستی ہیں، جن کے دم سے یہ نظام ہستی آج اپنی آب وتاب سے قائم و دائم ہے اور تاقیامت برقرار رہے گا۔

اعدائے اسلام ہر دور میں اسلام اور محسن اسلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ذات کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے رہے ہیں، مگر حق کے دیوانے، شمع رسالت کے پروانے، جاں نثاران محمد ﷺ وقت کے فرعونوں سے ٹکراتے رہے ہیں، ادھر شاتمان رسول نے اپنے خبث باطن کا اظہار کیا، ادھر فدایان محمد ﷺ نے عشق مصطفیٰ ﷺ کے دریا بہادیئے۔

آج ایک مرتبہ پھر ملت کفریہ کے بعض رذیلوں نے اپنے ناپاک عزائم ظاہر کئے اور محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں وہ ناپاک جسارت کی، جو کسی بھی مسلمان کے لئے قیامت برپا ہونے سے کم نہیں۔

الحمدللہ! اس گئے گزرے دور میں بھی مسلمان اپنے نبی کی عزت وتوقیر کے لئے ہر آن، ہر لحظہ شیر کی طرح چاق و چوبند ہیں، دنیائے کفر اس بات سے لرزاں ہے کہ مسلمان ابھی تک زندہ و جاوید ہے۔

مختلف یورپین ممالک کے اخبارات نے وہ گھٹیا حرکت کی، جو نہ صرف یہ کہ انسانی اقدار کی پامالی ہے، بلکہ انسانی حقوق اور اخلاقیات کا نام لینے والوں کے منہ پر طمانچہ ہے، اسلامی ممالک نے ان کی اس دل سوز حرکت کا بڑی سنجیدگی سے نوٹس لیا اور پوری ملت اسلامیہ سراپا احتجاج بن گئی، یہاں تک کہ ان یورپی ممالک کے مکمل معاشی اور معاشرتی بائیکاٹ کیے جانے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ ملت اسلامیہ کے جانباز ان سپوتوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کے دینی جذبات کی قدردانی از حد ضروری ہے۔ ذیل میں ہم توہین آمیز خاکوں کے حوالے سے اخباری رپورٹس، تاثرات، احتجاج اور مذمتی خبریں پیش کررہے ہیں، جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ معاملہ کتنا حساس ہے اور امت مسلمہ اس معاملہ میں کتنی حساس ہے۔

مولانا قاضی احسان احمد

روزنامہ ”خبریں“ کراچی اپنی یکم فروری ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

”گستاخانہ خاکوں کی اشاعت مسلمانوں کی توہین ہے: شہزادہ نائف

ریاض (نمائندہ خصوصی) سعودی وزیر داخلہ شہزادہ نائف نے عرب اور اسلامی دنیا پر زور دیا ہے کہ وہ گستاخانہ خاکوں پر مضبوط اور متفقہ موقف اختیار کریں۔ صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایسے گھناؤنے اقدامات سے مسلمانوں کی توہین ہوئی ہے اور ہماری پوزیشن بہت واضح ہے، ہم بھرپور مذمت کرچکے ہیں۔“

روزنامہ ”خبریں“ کراچی کی یکم فروری ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں اس موضوع پر دوسری اہم خبر یہ ہے:

”مسلم ممالک سعودیہ کی طرح ڈنمارک سے سفیر واپس بلائیں: اتحاد تنظیمات مدارس

لاہور (پ ر) اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے مرکزی قائدین مولانا سلیم اللہ خان، مفتی منیب الرحمٰن، مولانا محمد حنیف جالندھری، مولانا عبدالمالک (ایم این اے)، پروفیسر ساجد میر، علامہ ریاض حسین نجفی، ڈاکٹر سرفراز نعیمی، میاں نعیم الرحمٰن، ڈاکٹر عطاء الرحمٰن (ایم این اے) نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے ڈنمارک اور ناروے کے بعض اخبارات میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت، انتہائی قابل مذمت اور شرمناک ہے جس سے سوا ارب مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہے۔ سعودی حکومت نے ڈنمارک سے اپنے سفیر کو واپس بلا کر اور سعودی عوام نے ان کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کر کے ایک قابل تقلید مثال قائم کی ہے۔ ہم سعودی عرب کے فرمانروا شاہ عبداللہ کی اس ایمانی جرأت اور بے باکی پر ان کو سلام پیش کرتے ہیں اور حکومت پاکستان سمیت تمام اسلامی ممالک سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ سعودی عرب کی طرح ڈنمارک حکومت سے سخت احتجاج کرتے ہوئے اپنے سفراء کو واپس بلائیں اور ان کے سفیر کو ملک بدر کریں اور ان کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ثبوت دیں اور اس وقت تک

یہ احتجاج اور بائیکاٹ جاری رکھا جائے جب تک ڈنمارک حکومت امت مسلمہ سے معافی نہیں مانگ لیتی اور متعلقہ اخبار کے خلاف موثر کارروائی نہیں کر لیتی۔ انہوں نے کہا کہ آزادی اظہار اور چیز ہے اور جان بوجھ کر کسی مذہب کے بانی کی توہین کرنا اور اس کے خلاف قابل اعتراض مواد کی اشاعت اور چیز ہے۔ یورپ کو دونوں کے درمیان فرق ملحوظ رکھنا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم اقوام متحدہ سے پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے آئندہ کے لئے ایسے موثر قوانین وضع کرے جن کی رُو سے آئندہ کوئی بھی فرد یا ادارہ کسی بھی پیغمبر یا مذہب کی برگزیدہ شخصیات کی توہین کی ناپاک جسارت نہ کر سکے۔"

اخبار روزنامہ "خبریں" کراچی اپنی ۴/فروری ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

"خاکے شائع کرنے والے اخبار کی پیشانی پر یہودیوں کا نشان چمکتا ہے

لاہور (اسپیشل کارسپانڈنٹ) ڈنمارک میں آنحضورﷺ کے گستاخانہ خاکے شائع کرنے والے اخبار پر جو نشان بنا ہوا ہے، اسے یہودی "اسٹار آف ڈیوڈ" (داؤدی ستارہ) کہتے ہیں۔ ایک مرکز پر دو مخالف سمت تکونوں کا یہ نشان جسے چھ کونوں والا اسٹار بھی کہتے ہیں، کو یہودی اسکالر وسطی ادوار میں شیلڈ آف ڈیوڈ کہتے تھے اور ۱۸۹۷ء میں پہلی صیہونی کانگریس میں اسے یہودیوں نے اسرائیل پر واپسی کی علامت قرار دیا، جبکہ نازی اس نشان کو "بیج آف شیم" کہتے تھے جب وہ کسی کو سزا دیتے تو یہ نشان بنا دیا جاتا تھا جب کہ ۱۹۴۸ء میں اسرائیل کے جھنڈے پر یہ نشان بنا دیا گیا۔"

روزنامہ "خبریں" کراچی نے اپنی ۴/فروری ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں یہ تصویر شائع کی، جس کے کیپشن میں اخبار لکھتا ہے

"اسماعیلیہ میں ایک اسٹور سے مصری کارکن ڈنمارک کی بنی ہوئی مصنوعات کو ہٹا رہا ہے۔"

روزنامہ "امت" کراچی اپنی ۳/فروری ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

"توہین رسالت: پاکستان سمیت اسلامی ممالک کا یورپ سے سخت احتجاج

گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر اسلام آباد اور تہران میں یورپی سفیروں کی طلبی، توہین پیغمبر اسلامؐ کی اجازت نہیں دیں گے، مصر، غزہ میں یورپی مشن کا گھیراؤ

اسلام آباد/تہران (اے پی/امت نیوز) یورپی اخبارات میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کارٹون کی اشاعت پر اسلامی دنیا میں غم و غصہ بڑھتا جا رہا ہے اور پاکستان و ایران میں یورپی ممالک کے سفیروں کو بلا کر احتجاج کیا گیا ہے، جبکہ مصری صدر حسنی مبارک اور انڈونیشیا کی وزارت خارجہ نے کارٹون کی اشاعت کی مذمت کی ہے۔ حضور اقدسؐ سے منسوب ۱۲ کارٹونز سب سے پہلے ڈنمارک کے اخبار جلینڈس پوسٹن نے شائع کئے تھے۔ گزشتہ ماہ ناروے کے ایک اخبار اور بدھ کو فرانس، اٹلی، جرمنی اور اسپین کے اخبارات نے بھی یہی خاکے دوبارہ شائع کئے۔ خاکوں کی اشاعت کے خلاف پاکستان نے اسلام آباد میں ڈنمارک کے سفیر کو دفتر خارجہ بلا کر احتجاج کیا۔ دفتر خارجہ کی ترجمان تسنیم اسلم نے جمعرات کو بتایا کہ پاکستان نے خاکوں کی اشاعت پر سخت احتجاج ریکارڈ کرایا ہے اور اسلامی ممالک کی تنظیم نے بھی معاملے کا نوٹس لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے ڈنمارک کے سامنے احتجاج خاکوں کی اشاعت کے فوراً بعد ریکارڈ کرادیا تھا اور وہ اب بھی حکومت ڈنمارک سے رابطے میں ہے۔ ترجمان نے کہا کہ یورپ کے دیگر ممالک میں خاکوں کی اشاعت پر ردعمل بعد میں ظاہر کیا جائے گا۔ جمعرات کو تہران میں ایرانی وزارت خارجہ نے یورپی یونین کے سفیر کو بلا کر احتجاج ریکارڈ کرایا۔ ایرانی خبر رساں ایجنسی ارنا کے مطابق یورپی یونین کے سفیر ستیگل باور نے خاکوں کی اشاعت پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ایران کے احتجاج کو یورپی ممالک تک پہنچائیں گے۔ قاہرہ میں مصر کے صدر حسنی مبارک نے کہا ہے کہ آزادی اظہار کی آڑ میں مذہب کی توہین نہیں کی جا سکتی۔...... انڈونیشیا کی وزارت خارجہ نے بھی ایک بیان میں خاکوں کی اشاعت کی مذمت کی۔ سعودی عرب اور شام ڈنمارک سے اپنے سفیر پہلے ہی واپس بلا چکے ہیں اور ان ممالک میں ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ جاری ہے۔ جمعرات کو فلسطینی...... افراد نے غزہ میں یورپی سفارتی مشن کو کچھ دیر کے لئے گھیرے میں لئے رکھا۔ اس واقعہ کے بعد ناروے نے مغربی کنارے میں اپنا سفارتی مشن بند کر دیا ہے۔ ادھر فرانسیسی مسلمان بھی کارٹون کی اشاعت پر احتجاج کر رہے ہیں۔ جمعرات کو پیرس میں ڈنمارک کے سفیر نیلس ایگلس نے فرنچ مسلم کونسل کے سربراہ دلیل ابوبکر سے ملاقات کی، جس کا مقصد مسلمانوں کے غصے میں کمی لانا تھا، تاہم دلیل ابوبکر نے کہا کہ فرنچ مسلم کونسل گستاخانہ خاکے شائع کرنے والے تمام یورپی اخبارات کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرے گی۔ فرانسیسی یہودیوں کے ربی اعظم جوزف سٹرک نے بھی مسلمانوں کا ساتھ دینے کا اعلان کیا ہے۔ فرانسیسی وزیراعظم ڈومنیک ڈی ولپاں سے ایک ملاقات میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے

کہا کہ آزادئ اظہار کا حق تمام حدیں پھلانگنے کی اجازت نامہ نہیں۔"

روزنامہ "امت" کراچی اپنی ۳/فروری ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں مزید لکھتا ہے:

"ڈنمارک سے پاکستانی سفیر واپس بلانے کا مطالبہ

اسلام آباد (آن لائن) اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ڈنمارک کے اخبار کی جانب سے حضورؐ سے منسوب توہین آمیز کارٹون شائع کرنے پر کوپن ہیگن سے اپنا سفیر واپس بلائے یہ مطالبہ اتحاد تنظیمات المدارس کے سینئر رہنما قاری محمد حنیف جالندھری نے جمعرات کو اپنے بیان میں کیا' انہوں نے کہا کہ سعودی عرب نے اس واقعہ کے بعد کوپن ہیگن سے اپنا سفیر واپس بلا لیا ہے' لیبیا نے وہاں اپنا سفارتخانہ بند کر دیا ہے۔ پاکستان کو بھی اس بارے میں ایکشن لینا چاہئے۔"

اخبار روزنامہ "خبریں" کراچی اپنی ۳/فروری ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

"گستاخانہ اشاعت پر ڈنمارک کے سفیر کو طلب کر کے احتجاج ریکارڈ کرایا: ترجمان دفتر خارجہ

اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی نے اس گستاخانہ اشاعت کو نوٹس لیا ہے' تسنیم اسلم کی بی بی سی سے گفتگو

اسلام آباد (ثنا نیوز) پاکستان نے ڈینش اخبار میں گستاخانہ اشاعت پر ڈنمارک حکومت سے احتجاج کیا ہے۔ اس سلسلے میں ڈنمارک کے سفیر کو دفتر خارجہ بلا کر احتجاج ریکارڈ کرایا گیا ہے۔ یہ بات دفتر خارجہ کی ترجمان تسنیم اسلم نے بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے بتائی۔ دفتر خارجہ کی ترجمان تسنیم اسلم نے کہا کہ اسلام آباد میں تعینات ڈنمارک کے سفیر کو دفتر خارجہ بلا کر ایک ڈینش اخبار میں گستاخانہ اشاعت پر احتجاج کیا گیا ہے۔ تاہم ان کا کہنا تھا کہ یہ احتجاج آج ریکارڈ نہیں کروایا گیا اور سفیر کی طلبی ڈینش اخبار میں گستاخانہ شائع ہونے کے فوراً بعد کی گئی تھی۔ بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اس اشاعت کا اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی نے نوٹس لیا ہے اور پاکستان اس مسئلے پر ڈنمارک کی حکومت سے رابطے میں ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ ڈنمارک کی حکومت اس بات پر غور کرے گی کہ آزادئ اظہار کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اربوں مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ناروے کی حکومت نے ان گستاخ خاکوں کی ایک نارویجن اخبار میں دوبارہ اشاعت کے بعد ان کی اشاعت پر معافی مانگ لی تھی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ اب یہ گستاخانہ خاکے دوسرے ممالک کے اخبارات میں بھی شائع کئے گئے ہیں' تو ان کا کہنا تھا کہ اس بارے میں دفتر خارجہ اپنا ردعمل بعد میں دے گی۔"

اخبار روزنامہ "خبریں" کراچی اپنی ۴/فروری ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

"گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کے خلاف لاہور' کراچی' اسلام آباد میں احتجاجی مظاہرے۔"

روزنامہ "جنگ" کراچی اور روزنامہ "اسلام" کراچی اپنی ۶/فروری ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں لکھتے ہیں:

"توہین آمیز خاکے شائع کرنا پوری انسانیت کی توہین ہے: مجلس ختم نبوت

عالمی امن کو تہ و بالا کرنے کی کوششیں ہیں: مولانا خواجہ خان محمد و دیگر علماء کرام کا ردعمل

کراچی (اسٹاف رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد' نائب امیر مرکزیہ مولانا نفیس شاہ الحسینی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا سعید احمد جلال پوری' قاضی احسان احمد' محمد انور اور دیگر نے ڈنمارک کے اخبار میں توہین رسالت پر مشتمل کارٹون کی اشاعت کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں توہین آمیز خاکے بنانا اور شائع کرنا پوری انسانیت کی توہین ہے۔ اس واقعہ سے دنیا بھر میں بسنے والے سوا ارب مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو اتنی شدید ٹھیس پہنچی ہے جس کی تلافی کسی طور ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے ذریعہ عالمی امن کو تہ و بالا کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اس اقدام کا واحد مقصد دنیا بھر میں اسلام کی ترویج و اشاعت کو روکنا' دنیا بھر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا اور عالمی پیمانے پر اشتعال کی فضا پیدا کر کے عالمی معاشرے میں انارکی پیدا کرنا ہے۔ (روزنامہ "اسلام" ۶/فروری ۲۰۰۶ء کراچی)

روزنامہ "جنگ" کراچی اپنی ۷/فروری ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

"توہین آمیز خاکے بین المذاہب ہم آہنگی کیلئے خطرہ ہیں: شوکت عزیز

خاکوں کی اشاعت سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے' آزادئ صحافت کا مطلب قوانین کی نفی نہیں' اطالوی نائب وزیر خارجہ سے گفتگو

اسلام آباد (نمائندہ جنگ/اے پی پی) وزیر اعظم شوکت عزیز نے بعض یورپی اخبارات میں توہین رسالتؐ پر مبنی خاکوں کی اشاعت کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے اقدامات مختلف ثقافتوں کے درمیان بین المذاہب ہم آہنگی اور تعاون بڑھانے کی کوششوں کے لئے انتہائی خطرہ ہیں' ان سے تہذیبوں کے درمیان محاذ آرائی شروع ہو سکتی ہے۔

ان خیالات کا اظہار انہوں نے پیر کو یہاں وزیراعظم ہاؤس میں اٹلی کی نائب وزیر خارجہ مارگیریٹا بونیور سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔۔۔۔۔وزیراعظم نے کہا کہ ان خاکوں کی اشاعت سے دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات کو انتہائی ٹھیس پہنچی ہے' اظہار رائے کی آزادی کا مطلب اقدار' ضابطوں اور قوانین کی نفی کرنا نہیں' بلکہ دیگر کے علاوہ لوگوں اور ان کی مذہبی وسماجی اقدار کے تحفظ اور احترام کا نام ہے' خاکوں کی اشاعت کے لئے پریس کی آزادی کی آڑ مسترد کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ اسلام اور اس کی تعلیمات امن' رواداری اور رحمدلی کے لئے ہیں۔''

روزنامہ ''جنگ'' کراچی اپنی ۷/فروری ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

''توہین آمیز خاکوں کے خلاف اقوام متحدہ کی عمارت کے سامنے سینکڑوں افراد کا مظاہرہ

یہ اقدام مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کرنے کی سازش ہے' مقررین کا ریلی سے خطاب

نیویارک (سمیع ابراہیم) توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف اقوام متحدہ کی بلڈنگ کے سامنے متعدد مسلمان تنظیموں کی جانب سے ایک بڑی احتجاجی ریلی ہوئی احتجاجی جلسے میں شریک سینکڑوں مرد وخواتین نے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف بھرپور نعرے بازی کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مقررین نے ان خاکوں کی اشاعت کو ایک سازش قرار دیا اور کہا کہ اسلام دشمن قوتیں مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کرنے کے لئے اس قسم کی حرکتیں کررہی ہیں۔ اس موقع پر اعلان کیا گیا کہ آئندہ جمعہ کو بروکلین میں مکی مسجد کے سامنے ایک بڑا احتجاجی مارچ کیا جائے گا۔''

روزنامہ ''جنگ'' کراچی ہی کی ۷/فروری ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں درج ذیل خبر شائع ہوئی:

''توہین آمیز خاکوں کی اشاعت' انڈونیشیا اور ایران میں مغربی سفارتخانوں پر حملے

افغانستان اور صومالیہ میں پُرتشدد مظاہروں میں ۱۶ افراد ہلاک' متعدد زخمی' برطانوی وزیراعظم کی مظاہرین سے پُرامن رہنے کی اپیل

ڈنمارک کی اپنے شہریوں کو پاکستان سمیت ۱۶ اسلامی ممالک کا سفر نہ کرنے کی ہدایت' کشمیر میں مکمل ہڑتال' تھائی لینڈ میں احتجاج

تہران (ایجنسیاں' جنگ نیوز) توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر بین الاقوامی سطح پر احتجاج اور مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے اور انڈونیشیا اور ایران میں مظاہرین نے مغربی سفارتخانوں اور قونصل خانوں پر حملہ کیا' افغانستان اور صومالیہ میں بھی پُرتشدد مظاہرے کئے گئے' اس موقع پر پولیس کی فائرنگ سے ۱۶ افراد ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوگئے' مقبوضہ کشمیر میں بھی احتجاجاً ہڑتال کی گئی' جبکہ تھائی لینڈ میں بھی احتجاج کیا گیا۔ بڑھتی ہوئی کشیدگی کے پیش نظر ڈنمارک نے اپنے شہریوں کو پاکستان سمیت ۱۶ اسلامی ممالک کا سفر نہ کرنے کی ہدایت کی ہے اور برطانوی وزیراعظم نے مسلمانوں سے پُرامن رہنے کی اپیل کی ہے۔

تفصیلات کے مطابق ایران میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر دارالحکومت تہران میں ہزاروں افراد نے مظاہرہ کیا اور آسٹریا کے سفارتخانے پر شدید پتھراؤ کیا۔ اے ایف پی کے مطابق مظاہرے کا اہتمام باسیج ملیشیا نے کیا گیا۔ اس موقع پر مظاہرین نے سفارتخانے کے باہر لگے ہوئے ایک بورڈ کو بھی نذر آتش کردیا' تاہم آگ بجھانے والے عملے نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے آگ بجھا دی۔ مظاہرین نے ڈنمارک اور آسٹریا کے پرچم بھی نذر آتش کردیئے۔ ادھر انڈونیشیا کے قصبے سیزانیا میں مظاہرین نے ڈنمارک کے قونصل خانے پر پتھراؤ کیا' اس موقع پر پولیس نے مظاہرین کو سفارتی عمارت سے دور رکھنے کے لئے ہوائی فائرنگ بھی کی۔ مظاہرین نے امریکی قونصل خانے کی جانب بڑھنے کی بھی کوشش کی' تاہم پولیس نے انہیں روکنے کے لئے آنسو گیس استعمال کی' اس سلسلے میں جکارتا اور تھائی لینڈ میں بھی مظاہرہ ہوا۔ صومالیہ اور افغانستان میں مظاہرین پر پولیس کی فائرنگ سے ۱۲ افراد ہلاک ہوگئے۔ افغان حکام کے مطابق توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے حوالے سے ہونے والے احتجاج میں شامل مظاہرین نے بگرام میں واقع امریکی ایئربیس میں داخل ہونے کی کوشش کی' جس پر پولیس کی فائرنگ سے ۱۲ افراد ہلاک ہوگئے۔۔۔۔۔دارالحکومت کابل میں بھی ہزاروں افراد نے ڈنمارک کے سفارتخانے کے باہر احتجاج کیا' جبکہ قندھار اور مزار شریف میں بھی سینکڑوں افراد نے مظاہرہ کیا۔''

روزنامہ ''جنگ'' کراچی اپنی ۷/فروری ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

''ایران نے ڈنمارک کے ساتھ تجارتی تعلقات ختم کردیئے

تہران (اے ایف پی) توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر ایران نے ڈنمارک کے ساتھ احتجاجاً تجارتی تعلقات ختم کردیئے ہیں۔ وزیر تجارت مسعود میر کاظمی نے بتایا کہ آج سے ڈنمارک کی کوئی بھی چیز ایران میں درآمد نہیں ہوگی اور ڈنمارک کے ساتھ کئے گئے تمام تجارتی معاہدے آج معطل ہوجائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ آج کے بعد ہم اپنا تجارتی وفد بھی ڈنمارک نہیں بھیجیں گے۔''

اسلام آباد میں پاکستانی صحافیوں کی جانب

سے مظاہرہ کی خبر روزنامہ ’’جنگ‘‘ کراچی نے اپنی ۷/فروری ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں یوں شائع کی:

’’گستاخی کرنے والے ممالک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے: صحافیوں کا مظاہرہ

اسلام آباد (این این آئی) ڈنمارک‘ ناروے اور دیگر یورپین ممالک کے اخبارات میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کے خلاف پیر کو صحافیوں نے پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ جن ممالک کے اخبارات نے گستاخانہ خاکے شائع کیے ہیں‘ ان سے فوری طور پر پاکستانی سفیر واپس بلائے جائیں اور پاکستانی قوم مذکورہ ممالک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرے۔ مظاہرین نے اپنے ہاتھوں میں بینرز اور کتبے اٹھا رکھے تھے‘ جن پر ’’شانِ رسالت پر جان بھی قربان ہے‘ مسلم امہ گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کرنے والے ممالک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرے‘‘ تحریر تھا۔ احتجاجی مظاہرے کی قیادت پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس کے صدر محمد نواز رضا‘ راولپنڈی اسلام آباد یونین آف جرنلسٹس کے قائم مقام صدر ظفر اقبال قاضی‘ راولپنڈی‘ اسلام آباد اسپورٹس جرنلسٹس ایسوسی ایشن کے سیکریٹری جنرل فہیم انور خان‘ زاہد یعقوب‘ خواجہ مظہر اقبال اور تنویر اعوان نے کی۔ احتجاجی مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ ڈنمارک سمیت دیگر یورپی ممالک کے اخبارات میں گستاخانہ شرمناک حرکت پر آزادی صحافت کی آڑ نہیں لی جاسکتی‘ یہ باقاعدہ ایک سازش کے تحت کیا گیا۔ مقررین نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کرنے والے اخبارات کے ممالک سے فوری طور پر اپنے سفیر واپس بلائے اور ان ممالک کے سفیروں کو ان کے وطن بھجوائے۔‘‘

تاجر برادری کی جانب سے ہڑتال کی خبر روزنامہ ’’جنگ‘‘ کراچی نے اپنی ۷/فروری ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں یوں شائع کی:

’’توہین آمیز خاکوں کیخلاف کراچی میں تاجروں کا اعلان ہڑتال

کراچی چیمبر نے بھی حمایت کردی‘ مارکیٹیں بند رکھی جائیں‘ صدر الیکٹرونکس ڈیلرز ایسوسی ایشن

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ایوانِ تجارت و صنعت کراچی نے بھی چھوٹے تاجروں کی جانب سے مغربی ممالک کے پرنٹ میڈیا کی جانب سے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف منگل ۷/فروری کو کی جانے والی ہڑتال کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ ہڑتال کا فیصلہ الائنس آف مارکیٹ ایسوسی ایشن کراچی کے چیئرمین عتیق میر کی زیر صدارت بلائے گئے اجلاس میں کیا گیا تھا۔ اجلاس میں مختلف علاقوں کی مارکیٹوں کے نمائندوں نے شرکت کرکے ہڑتال کی بھرپور تائید وحمایت کی ہے۔ عتیق میر نے تاجر برادری سے اپیل کی ہے کہ وہ ہڑتال کو بھرپور کامیاب بنائیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ حکومتی سطح پر اعلانیہ معافی مانگنے تک واقعہ کے ذمہ دار ممالک سے سفارتی تعلقات ختم کردے۔ کراچی الیکٹرونکس ڈیلرز ایسوسی ایشن کے صدر عبدالوحید میمن نے بھی ہڑتال کی حمایت کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ ۷/فروری کو شہر کی تمام الیکٹرونکس مارکیٹیں بند رہیں گی۔‘‘

روزنامہ ’’جنگ‘‘ کراچی اپنی ۷/فروری ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

’’سرینگر میں توہین آمیز خاکوں کے خلاف ہڑتال

سرینگر (ایجنسیاں‘ جنگ نیوز) سرینگر میں یورپی ممالک کے اخبارات میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف وادی میں پیر کے روز مکمل ہڑتال ہوئی اور جگہ جگہ مظاہرے کئے گئے۔‘‘

روزنامہ ’’جنگ‘‘ کراچی ہی کی ۷/فروری ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں درج ذیل خبر شائع ہوئی:

’’توہین آمیز خاکوں سے متعلق صدر پرویز کے موقف کی تائید کرتے ہیں: شمیم صدیقی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) وفاقی وزیر مواصلات محمد شمیم صدیقی نے کہا ہے کہ توہین آمیز خاکوں سے متعلق صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کا موقف بہت اہم اور واضح ہے اور ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔...... انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنا ایک نہایت ہی گھناؤنی سازش ہے اور اس کی جس قدر مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ آزادی اظہار رائے اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کسی بھی طبقہ فکر کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا جائے‘ لہٰذا پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے مشترکہ طور پر اس مذموم کارروائی کی مذمت کی ہے۔‘‘

توہین آمیز خاکوں کے خلاف عالمگیر احتجاج اور اس پر یورپی کمیشن کے افسوسناک ردعمل کی خبر روزنامہ ’’اسلام‘‘ کراچی کی ۷/فروری ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں یوں شائع ہوئی:

’’یورپی کمیشن نے توہین رسالت کے واقعات کے خلاف احتجاج مسترد کردیا‘

توہین رسالت کے خلاف عالمگیر احتجاج‘ افغانستان و صومالیہ میں ۶ شہید‘ متعدد زخمی‘ براعظم ایشیا‘ یورپ‘ امریکا اور افریقہ کے مختلف ممالک میں فرزندانِ اسلام سراپا احتجاج‘ افغان فوج نے مظاہرین پر فائر کھول دیا‘ نئی دہلی میں پولیس کا لاٹھی چارج‘ تہران میں آسٹریلوی سفارتخانے پر پتھراؤ‘

کارٹون کی اشاعت استہزاء پر مبنی سہی مگر ہمارے بنیادی اصولوں کے مطابق اور قابل قدر ہے' انسانی حقوق کے لئے خطرہ بننے اور دہشت گردوں کو پناہ دینے والوں سے کوئی بات نہیں ہوسکتی' نائب صدر فرانکوفرٹینی کا بیان

کابل/ جکارتا' قاہرہ' لندن (مانیٹرنگ ڈیسک) ڈنمارک اور بعض یورپی ممالک کے اخبارات میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر دنیا بھر میں احتجاج کا سلسلہ پیر کو بھی جاری رہا اور ایشیا' یورپ' امریکا آسٹریلیا اور براعظم افریقہ کے مختلف ممالک میں مسلمانوں نے اس واقعہ کے خلاف احتجاجی مظاہرے کئے اور متعلقہ حکومتوں سے توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے اخبارات کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ افغانستان میں ۱۰ پولیس اہلکاروں سمیت ۱۱۶ افراد کے زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں۔ تفصیلات کے مطابق ڈنمارک اور بعض یورپی اخبارات میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف مظاہروں کا سلسلہ گزشتہ روز بھی جاری رہا اور دنیا کے مختلف حصوں میں مسلمانوں نے احتجاجی مظاہرے منعقد کئے اور توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے اخبارات کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ اطلاعات کے مطابق افغانستان میں احتجاجی مظاہرین پر فائرنگ کے نتیجے میں ۵ مظاہرین جاں بحق اور صومالیہ میں بھی ایک جاں بحق ہوا۔ بی بی سی کے مطابق گزشتہ روز افغانستان کے شہروں مزار شریف' لغمان' تخار' جلال آباد' قندھار اور بگرام میں لوگوں نے احتجاجی مظاہرے کئے۔ اطلاعات کے مطابق صوبہ لغمان میں احتجاجی مظاہرین پر پولیس نے فائرنگ کردی' جس کے نتیجے میں ۳ افراد جاں بحق ہوگئے' جبکہ بگرام میں امریکی فوجی اڈے پر احتجاجی مظاہرہ کرنے والوں پر افغان فورسز کی فائرنگ سے ۸ افراد زخمی ہوگئے' جن میں سے ۲ افراد بعدازاں جاں بحق ہوگئے' احتجاجی مظاہرین کے کابل اور ڈنمارک کے سفارت خانے پر حملے اور لغمان میں گورنر ہاؤس کو گھیرے میں لینے کی کوشش کی گئی۔ دریں اثنا بگرام سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مظاہرین امریکی فوجی اڈے کے قریب جانے کی کوشش اور افغانستان میں موجود نیٹو فوج میں شامل ڈنمارک کے فوجیوں کو فی الفور ملک سے نکالنے کا مطالبہ کرتے رہے۔ ادھر بھارتی دارالحکومت نئی دہلی میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے طلبہ نے احتجاجی مظاہرہ کیا' جس میں ڈنمارک کے خلاف شدید نعرے بازی کی گئی' تاہم اس موقع پر پولیس نے مظاہرین پر لاٹھی چارج کیا' ادھر تہران میں بھی ایک احتجاجی مظاہرہ ہوا' جس میں مظاہرین نے آسٹریلیا کے سفارت خانے پر پتھراؤ بھی کیا۔ اس موقع پر ۹ افراد زخمی ہوگئے۔ انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتا میں گزشتہ روز ایک بڑا احتجاجی مظاہرہ ہوا' حکام کے مطابق مظاہرین ڈنمارک کے سفارت خانے کے باہر جمع ہوگئے اور انہوں نے توہین آمیز خاکوں کو شائع کرنے والے اخبارات اور متعلقہ ممالک کے خلاف نعرے بازی کی۔ مظاہرین نے بڑے بڑے بینرز اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے' جن پر ڈنمارک کی حکومت سے اس واقعہ پر معافی مانگنے کے مطالبات درج کئے گئے تھے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق مظاہرے کے موقع پر ٹریفک معطل ہوگئی تھی' جبکہ کسی ناخوشگوار واقعہ سے نمٹنے کے لئے بھاری تعداد میں سیکورٹی فورسز کی تعیناتی عمل میں لائی گئی تھی' تاہم مظاہرین بعدازاں پُرامن طور پر منتشر ہوگئے۔ توہین آمیز خاکوں کے ساتھ ملائیشیا کے مختلف حصوں میں بھی احتجاجی مظاہرے ہوئے' جن میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ مظاہرین نے اس موقع پر ڈنمارک کی حکومت کے خلاف نعرے بازی کی اور واقعہ کے ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف مشرق وسطیٰ کے کئی ممالک میں احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ پیر کو بھی جاری رہا۔ سب سے بڑا مظاہرہ مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں منعقد ہوا' جس میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر مقررین نے ڈنمارک اور توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے دیگر ممالک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کی اپیل کی۔ بنگلہ دیش کے دارالحکومت ڈھاکا میں بھی گزشتہ روز ایک بڑی احتجاجی ریلی نکالی گئی اور توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے اخبارات کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ یورپی اخبارات میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف یورپ کے مختلف ممالک اور امریکا میں احتجاجی مظاہرے ہوئے ہیں' جن میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مظاہرین نے اس موقع پر آزادی اظہار کا ناجائز فائدہ اٹھانے والے اخبارات کے خلاف سخت کارروائی اور ڈنمارک کی حکومت سے اس واقعہ پر معافی مانگنے کا مطالبہ کیا۔ دریں اثنا شام کی حکومت نے ناروے اور ڈنمارک کے سفارت خانے کو جلائے جانے کے واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا۔ دمشق میں شام کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ توہین آمیز خاکوں کے خلاف ردعمل فطری ہے' تاہم کسی کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ ادھر لبنان میں ڈنمارک کے سفارت خانے کو جلائے جانے کے بعد مظاہرین کو کنٹرول میں رکھنے پر ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے لبنانی وزیر داخلہ حسن صبیح نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ لبنانی وزیر داخلہ حسن صبیح نے صحافیوں کو

بتایا کہ تھوڑی دیر قبل اپنا استعفیٰ کابینہ میں پیش کر دیا ہے اور اس کے جواب کا انتظار کیے بغیر اٹھ کر کابینہ کے اجلاس سے اٹھ کر باہر آ گئے‘ انہوں نے کہا کہ میرے پاس یہ آپشن موجود تھا کہ مظاہرین پر گولی چلائی جاتی لیکن میں لبنان کے شہریوں کو ہلاک کرنے کے حق میں نہیں تھا جس کی وجہ سے گولی نہیں چلائی گئی۔“

روزنامہ ”اسلام“ کراچی اپنی ۷/فروری ۲۰۰۶ کی اشاعت میں لکھتا ہے:

”توہین رسالت ہمارے ایمان کیلئے چیلنج ہے: ارکان قومی اسمبلی

میرے لئے اس سے اہم اور کوئی بات نہیں‘ اسپیکر

متفقہ طور پر شدید مذمت

اسلام آباد (این این آئی) قومی اسمبلی میں پیر کو بھی یورپی اخبارات میں گستاخانہ خاکے شائع کرنے کا معاملہ اٹھایا گیا اور موقف اختیار کیا کہ یہ معاملہ ہمارے ایمان کے لئے بڑا چیلنج ہے‘ اس پر گفتگو کی جائے اور مغرب کو بتایا جائے کہ اس قسم کے اقدام سے تہذیبوں کا تصادم ہو سکتا ہے‘ اس پر اسپیکر چودھری امیر حسین نے کہا کہ میرے لئے اس سے اہم اور کوئی بات نہیں‘ اس پر اسمبلی میں متفقہ قرارداد منظور ہو چکی ہے‘ اگر اس پر مزید کوئی بات ہو بہتر ہے‘ اس سے قبل ایم ایم اے کے محمد حسین محنتی نے نکتہ اعتراض پر کہا کہ جمعہ کو قومی اسمبلی میں متفقہ قرارداد منظور کی گئی‘ جس کے بعد دس مزید اخبارات نے یہ گستاخانہ خاکے چھاپے ہیں‘ یہ ہمارے ایمان کے لئے بڑا چیلنج ہے‘ اس پر بات کی جائے‘ میں اس بارے میں تحریک التواء بھی جمع کروا رہا ہوں تاکہ مغرب کو بتایا جائے کہ ایسے اقدام سے تہذیبوں کا تصادم ہو سکتا ہے‘ مسلم لیگ (ن) کے حافظ فضل کریم نے کہا کہ اس پر متفقہ قرارداد لائی جائے‘ اس پر اسپیکر نے کہا کہ جمعہ کو متفقہ قرارداد منظور کی گئی ہے اور دونوں طرف کے ارکان نے سختی سے مذمت کی ہے‘ اگر کوئی رکن اس سے زیادہ اہم بات کرنا چاہے تو میں حاضر ہوں‘ کیونکہ میرے لئے اس سے زیادہ اہم کوئی اور بات نہیں۔“

دریں اثنا روزنامہ ”اسلام“ کراچی اپنی ۷/فروری ۲۰۰۶ کی اشاعت میں لکھتا ہے:

”عراق نے ڈنمارک اور ناروے سے ۲ معاہدے ختم کر دیے

بغداد (مانیٹرنگ ڈیسک) توہین رسالت کے واقعے پر احتجاج کرتے ہوئے عراق کی حکومت نے ڈنمارک اور ناروے کے ساتھ ۲ معاہدے ختم کر دیے ہیں اور تعمیر نو اور بحالی کے ان دونوں ممالک سے کسی قسم کی امداد نہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ عراق کے وزیر ٹرانسپورٹ سلام المالکی نے میڈیا کے نمائندوں کو بتایا کہ توہین رسالت کے واقعے پر احتجاج کے سلسلے میں حکومت نے ناروے اور ڈنمارک کے ساتھ دو معاہدے ختم کر دیے ہیں‘ جبکہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان دونوں ملکوں سے ملک کی تعمیر نو اور بحالی کے سلسلے میں کوئی امداد نہیں لی جائے گی۔“

بھارتی وزیر اعظم کے خط کے حوالے سے روزنامہ ”اسلام“ کراچی اپنی ۷/فروری ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

”من موہن کا وزیر اعظم ڈنمارک کو خط

توہین آمیز کارٹون کی اشاعت پر افسوس

حکومت ڈنمارک کی جانب سے واقعہ کی مذمت

دہلی (آن لائن) بھارتی وزیر اعظم من موہن سنگھ نے ڈنمارک کے اخبار میں توہین آمیز کارٹون کی اشاعت پر گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ بھارتی خبر رساں ادارے کے مطابق من موہن سنگھ نے اس حوالے سے ڈنمارک کے وزیر اعظم کو خط لکھا ہے‘ جس میں انہوں نے توہین آمیز کارٹون کی اشاعت پر اظہار افسوس کیا‘ خبر رساں ادارے کے مطابق خط کے جواب میں ڈنمارک کی حکومت نے واقعہ کی مذمت کی ہے۔“

روزنامہ ”اسلام“ کراچی ہی کی ۷/فروری ۲۰۰۶ کی اشاعت میں درج ذیل خبر شائع ہوئی:

”شوکت عزیز اور مولانا فضل الرحمن کی ملاقات

اسلام آباد (آن لائن) قومی اسمبلی میں پیر کی شام قائد حزب اختلاف مولانا فضل الرحمن اور وزیر اعظم شوکت عزیز کے درمیان بھی ملاقات ہوئی۔ مولانا فضل الرحمن نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی پر مبنی خاکے شائع کرنے والے ممالک کے خلاف موثر اور سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔“

یہ چند خبریں آپ نے ملاحظہ کیں‘ پوری ملت اسلامیہ اس وقت سراپا احتجاج ہے‘ کیوں؟ کوئی مال کا مسئلہ ہے؟ ذاتی لڑائی ہے؟ جغرافیائی مسئلہ ہے؟ نہیں نہیں!!!

یہ ہر مسلمان کی دنیا اور آخرت کا مسئلہ ہے‘ سرمایہ کائنات‘ وجہ تخلیق عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور عظمت کا معاملہ ہے‘ جس کے تحفظ کے لئے مسلمان سب کچھ قربان کر دیں گے‘ مسلمان کے پیش نظر ہر وقت اپنے نبی کی عزت اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی مطہر و مقدس شخصیت ہے:

خونِ دل دے کے نکھاریں گے رخِ برگِ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

رب کریم ہمارا حامی و ناصر ہو‘ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ہم مسلمانوں کی اس حقیری کاوش کو قبول فرما کر ہمارا حشر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے کرے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اور سرپرستی کرنے والے

ڈنمارک اور ناروے کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیجئے

اللہ رب العزت کے بعد اس کی تمام مخلوقات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و مرتبہ سب سے اعلیٰ و برتر ہے۔ آپؐ کی توہین یا آپؐ کی شان میں گستاخی شدید ترین جرم ہے۔ یہ بدترین جرم کرنے والا شخص مسلمان نہیں رہتا' بلکہ فوراً دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ مسلمان کا ایمان اس وقت کامل و مکمل ہوتا ہے جب اس کے دل میں آپؐ کی محبت اپنی جان' مال' آل اولاد' ماں باپ اور دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر موجود ہو۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی پر اشتعال میں آنا فطری اور محبت رسولؐ کی علامت ہے۔ یہی چیز ایک مسلمان کو دیگر مذاہب کے پیروکاروں سے ممتاز کرتی ہے کہ مسلمان اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور آپؐ کی شان میں کسی قسم کی گستاخی برداشت نہیں کرتا۔

کچھ عرصہ پیشتر ڈنمارک کے ایک اخبار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز خاکے شائع کر کے توہین رسالت کا ارتکاب کیا جبکہ اس کے بعد ناروے کے ایک اخبار اور بعد ازاں فرانس' اٹلی' جرمنی اور اسپین کے اخبارات نے بھی یہی توہین آمیز خاکے دوبارہ شائع کئے۔ ڈنمارک اور ناروے کی حکومتوں نے توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے اخبارات کا دفاع کر کے گویا یہ ثابت کیا کہ یہ سب کچھ ان کے ایما پر کیا گیا ہے۔ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف دنیا بھر کے مسلمانوں کی جانب سے جو جرأت مندانہ ردعمل سامنے آیا' وہ جرأت ایمانی اور محبت رسولؐ کا نمونہ ہے۔ سعودی عرب' پاکستان' کویت' مصر' انڈونیشیا' عراق' افغانستان' صومالیہ' شام' بھارت' فرانس' اٹلی' تھائی لینڈ سمیت دنیا بھر کے دیگر ممالک کی حکومتوں کی جانب سے توہین آمیز کارٹون کی اشاعت کی مذمت کی گئی اور ان ممالک میں اس گھناؤنے جرم کے خلاف زبردست احتجاج اور مظاہرے ہوئے' دنیا کے تمام اسلامی ممالک کی تنظیم OIC نے اس کے خلاف جرأت مندانہ موقف اختیار کرتے ہوئے ڈنمارک کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اس سے غیر مشروط معافی کا مطالبہ کیا اور ڈنمارک اور ناروے کی حکومتوں کی جانب سے یہ خاکے شائع کرنے والے اخبارات کے دفاع کی مذمت کی' مختلف ممالک نے ان یورپی ممالک کے سفیروں کو بلا کر احتجاج کیا' جبکہ سعودی عرب اور شام نے بطور احتجاج ڈنمارک سے اپنے سفیر واپس بلا کر ان ممالک سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے' جبکہ سعودی عرب میں ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ بھی جاری ہے' عراق نے احتجاجاً ڈنمارک اور ناروے سے دو معاہدے ختم کر دیئے' پاکستان میں سربراہان مملکت' ممبران اسمبلی' دینی مدارس' علمائے کرام' دینی جماعتوں' سیاسی جماعتوں' تاجروں اور صحافیوں سمیت تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے ان توہین آمیز خاکوں کی شدید مذمت کی۔

بی بی سی کے مطابق ان توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے بعد سے مشرق وسطیٰ میں ڈنمارک کی مصنوعات کی فروخت میں کمی ہوئی ہے۔ ہم ان مسلمانوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے حبِ رسولؐ کے جذبہ سے سرشار ہو کر ڈنمارک کی مصنوعات خریدنا ترک کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کو اپنی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور بروزِ قیامت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ اور آپؐ کی شفاعت نصیب فرمائے! امت مسلمہ جب تک سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ و سربلندی کے لئے ہر اقدام اٹھانے کے لئے تیار رہے گی' اس وقت تک عظمت و سرفرازی اس امت کا مقدر رہے گی۔ سعودی حکومت نے ڈنمارک سے اپنے سفیر کو واپس بلا کر اور سعودی عوام نے ڈنمارک کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کر کے ایک قابل تقلید مثال قائم کی ہے۔ ہم سعودی حکومت کی اس ایمانی جرأت پر اُسے خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اور حکومت پاکستان سمیت تمام اسلامی ممالک سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ سعودی عرب کی طرح ڈنمارک اور ناروے کی حکومتوں سے سخت احتجاج کرتے ہوئے ڈنمارک اور ناروے سے اپنے سفیروں کو واپس بلائیں اور ڈنمارک اور ناروے کے سفیروں کو ملک بدر کر کے ان ممالک سے اپنے سفارتی تعلقات منقطع کر لیں۔ اسی طرح ہم پاکستان سمیت دنیا بھر کے مسلمانوں سے پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت میں ملوث تمام ممالک بالخصوص ڈنمارک اور ناروے کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا بھرپور ثبوت دیں۔ انشاء اللہ! ان کا یہ عمل قیامت کے دن ان کے لئے آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کا ذریعہ بنے گا۔